دُعا سے متعلق والدین اور اولاد کی تربیت پر مشتمل مفید تحریر

ماں کی دُعا

ماں کی رضا خدا کی رضا

ماں باپ کی دعا اور بنی اسرائیل کی گائے

ماں کی بددعا کا اثر

توریت کا خوش الحان قاری

ماں نہ ہو تو کیا کرے؟

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماں کی دعا

درود شریف کی فضیلت

بی بی آمنہ کے پھول، رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: اَسۡمَعُ صَلٰوۃَ اَھۡلِ مَحَبَّتِی وَ اَعۡرِفُھُمۡ یعنی اَہلِ مَحبّت کا دُرُود میں خود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا بھی ہوں۔ وَتُعۡرَضُ عَلَیَّ صَلٰوۃُ غَیۡرِھِمۡ عَرۡضًا جبکہ دوسروں کا دُرُود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ [1]

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب صلی اللہ علٰی محمد

حکایت 1: ماں کی رضا خدا کی رضا

حضرتِ بایزید بِسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ سردیوں کی ایک سخت رات میری ماں نے مجھ سے پانی مانگا، میں گلاس بھر کرلے آیا مگر ماں کو نیند آگئی تھی، میں نے جگانا مناسِب نہ سمجھا، پانی کا گلاس لئے اِس اِنتِظار میں ماں کے قریب کھڑا رہا کہ بیدار ہوں تو پانی پیش کروں۔ کھڑے کھڑے کافی دیر ہو چکی تھی اور گلاس سے کچھ پانی بہ کر میری اُنگلی پر جم کر بَرف بن گیا تھا۔ بہرحال جب والِدۂ محترمہ بیدار ہوئیں تو میں نے گلاس پیش کیا، برف کی وجہ سے چِپکی ہوئی انگلی جُوں ہی پانی کے گلاس سے جدا ہوئی اس کی کھال اُدھڑ گئی اور خون بہنے لگا، ماں نے دیکھ کر پوچھا: یہ کیا؟ میں نے سارا ماجَرا عرض کیا تو اُنہوں نے ہاتھ اٹھا کر دُعا کی: اے اللہ! میں اس سے راضی ہوں تو بھی اِس سے راضی ہو جا۔ [2]

فقط محنت مشقت کا نتیجہ کم نکلتا ہے | دعا جب ماں کی شامل ہو تو پھر زمزم نکلتا ہے

[1]... مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات، ص 82

[2]... نزہۃ المجالس، الجزء الاول، 1/ 261

www.dawateislami.net

والدین کی خدمت

سبحانَ اللہ! حضرت بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ کے حق میں ماں کی دعا قبول ہوئی اور اللہ پاک ان سے ایسا راضی ہوا کہ انہیں اپنے اولیائے مُقَرَّبین میں شامِل فرمالیا۔ معلوم ہوا! حالات کیسے بھی ہوں سخت سردی ہو یا تپتی دھوپ، آندھی ہو یا طوفان، آسانی ہو یا تنگی، دن ہو یا رات، ہر حال میں ماں باپ کی خدمت کے لئے تیار رہنا چاہیے، وہ جب بھی جو بھی فرمائیں شرعاً ممنوع نہ ہو تو فوراً کرنا چاہیئے کہ ان کی خدمت بجا لانے میں بلاشبہ بھلائی ہی بھلائی ہے۔ جیسا کہ قرآنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾

(پ15، بنی اسراءیل:23)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہُوں (اُف تک) نہ کہنا اور انھیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔

اَمیرِ اَہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ اپنے رسالے سمندری گنبد میں فرماتے ہیں: اللہ پاک نے بھی والدین کے ساتھ حُسْنِ سُلُوک کا حکم دیا ہے اور خصوصاً ان کے بڑھاپے میں زیادہ خدمت کی تاکید فرمائی ہے، یقیناً ماں باپ کا بڑھاپا انسان کو امتحان میں ڈال دیتا ہے، سخت بڑھاپے میں بسا اَوقات بستر ہی پر بول و براز (یعنی گندگی) کی ترکیب ہوتی ہے جس کی وجہ سے عموماً اولاد بیزار ہو جاتی ہے، مگر یاد رکھئے! ایسے حالات میں بھی ماں باپ کی خدمت لازمی ہے، بچپن میں ماں بھی تو آخر بچے کی گندگی برداشت کرتی ہی ہے۔ بڑھاپے اور بیماریوں کے باعث ماں باپ کے اندر خواہ

کتنا ہی چڑچِڑا پن آجائے، سَٹھیا جائیں، خوب بڑبڑائیں، بلاوجہ لڑیں، خواہ کتنا ہی جھگڑیں، بے شک پریشان کرکے رکھ دیں مگر صبر، صبر اور صبر ہی کرنا اور ان کی تعظیم بجالانا ہے۔[1]

خدا کے بعد کرو شکر ماں باپ کا لوگو | زباں سے اف نہ کہو چاہے لاکھ ہو گلہ لوگو

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بھی یہی تعلیم ارشاد فرمائی، چنانچہ ایک روایت میں ہے: ماں باپ تیری دوزخ اور جنت ہیں۔[2] یعنی تیرے ماں باپ تیرے لیے جنت دوزخ میں داخلہ کا سَبَب ہیں کہ انہیں خوش رکھ کر تو جنتی بنے گا انہیں ناراض کرکے دوزخی۔[3]

لینا ہے تو لے لے ابھی جنت کی دعائیں | گر ماں نہ رہے گی تو دعا کون کرے گا

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب صلی اللہ علیٰ محمد

مقبول حج کا ثواب

موجودہ نفسا نفسی کے دور میں علمِ دین سے دوری کی بنا پر اَخلاقی اَقدار کا جنازہ نکل چکا ہے، والدین کی عزت کرنا تو دور! انہیں ان کا صحیح حق دینا بھی گوارا نہیں کیا جاتا، حالانکہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: جب اولاد اپنے ماں باپ کی طرف رَحمَت کی نظر کرے تو اللہ پاک اُس کے لئے ہر نظر کے بدلے مقبول حج کا ثواب لکھتا ہے۔ صَحابۂ کرام علیہم الرّضوان نے عرض کی: اگرچِہ دن میں 100 مرتبہ نظر کرے! فرمایا: نَعَمْ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ اَطْیَبُ یعنی ہاں، اللہ سب سے بڑا ہے اور سب سے زِیادَہ پاک ہے۔[4] یقیناً اللہ پاک ہر شے پر قادِر ہے، وہ جس قدر چاہے دے سکتا ہے، ہرگز عاجِز و مجبور نہیں، لہٰذا اگر کوئی اپنے ماں باپ کو روزانہ 100 بار بھی رَحمت کی نگاہ سے دیکھے تو وہ اُسے 100 مَقبُول حج کا ثواب عِنَایَت فرمائے گا۔

[1] ... سمندری گنبد، ص 16
[2] ... ابن ماجہ، 4/186، حدیث: 3662
[3] ... مراٰۃ المناجیح، 6/540
[4] ... شعب الایمان، 6/186، حدیث: 7856

جب والدین کو دیکھنے کا ثواب اس قدر عظیم ہے تو ان کی خدمت بجالانے پر ملنے والے ثواب کا عالَم کیا ہو گا! ماں باپ دونوں کی شان اپنی جگہ، مگر ماں کی خدمت کے متعلق فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: ماں کی خدمت میں اللہ پاک کی اطاعت کرو جب تم ایسا کرلو گے تو تم حج و عمرہ اور جہاد کرنے والے کا مرتبہ پا لو گے۔ [1] مگر افسوس! آج کل دیکھنے میں یہی آتا ہے کہ اکثر نوجوان لڑکیاں باپ کے سامنے تو نہیں بولتیں مگر ماں سے بد تمیزی کرنا اور اس کی بات نہ ماننا گویا کہ ان کی فطرت کا حِصّہ بنتا جارہا ہے۔ چنانچہ اگر دنیا و آخرت کی بھلائیاں چاہتی ہیں تو ماں باپ بالخصوص ماں کے اَدَب و احترام کو لازم پکڑ لیجئے اور اسے دُور سے آتا دیکھ کر تعظیماً کھڑی ہو جایئے، آنکھیں ملا کر بات بھی نہ کیجئے، ماں بُلائے تو فوراً لَبَّیْك (یعنی حاضِر ہُوں) کہئے، تمیز کے ساتھ آپ جناب سے بات کیجئے، ماں کی آواز پر ہرگز اپنی آواز بلند نہ ہونے دیجئے۔ حضرتِ عبد اللہ بن عَون رحمۃ اللہِ علیہ کو ان کی ماں نے بُلایا تو جواب دیتے وَقت ان کی آواز قدرے (یعنی تھوڑی سی) بلند ہو گئی، اس وجہ سے انہوں نے 2 غلام آزاد کئے۔ [2]

سبحانَ اللہ! ہمارے بزرگانِ دین ماں باپ کے کتنے فرماں بردار تھے اور ان کی سوچ کتنی عظیم تھی۔ ہم 2 غلام کہاں سے لائیں گی! کیونکہ اس طرح کے مُعامَلات میں 2 مرغیاں بلکہ 2 انڈے بھی راہِ خدا میں دینے کا ہم میں تو جذبہ نہیں، اللہ کریم ہمیں ماں باپ بالخصوص ماں کی عزّت کرنے کی توفیق بخشے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

ان کی خدمت میں نہاں عزت ہے تیری | ان کے قدموں کے تلے جنت ہے تیری

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلی اللہ علٰی محمد

آج ہماری حالت کیا ہو چکی ہے، اسے ذیل کی حکایت سے بخوبی جانا جاسکتا ہے:

[1] ... معجم اوسط، 2/171، حدیث: 2915
[2] ... حلیۃ الاولیاء، 3/45، رقم: 3103

حکایت 2: بیٹی کے انتظار نے مار ڈالا

انگلینڈ کے ایک جَریدے میں کچھ اِس طرح کا سنسنی خیز قِصّہ لکھا تھا، ایک ماں کی ایک ہی اکلوتی بیٹی مَیری (Mary) کے علاوہ کوئی اولاد نہیں تھی، مَیری جب جوان ہوئی تو ماں نے ایک کھاتے پیتے اور سماجی طور پر معزّز نوجوان سے اُس کی شادی کر دی اور خود بھی انہیں کے ساتھ مقیم ہو گئی۔ ان کے یہاں ایک چاند سی بچی پیدا ہوئی، اُس کا نام اِلزَبیتھ (Elizabeth) رکھا گیا، نانی کو گویا ایک کھلونا مل گیا، نواسی اِلزَبیتھ اُس کے ساتھ خوب ہِل گئی، وَقت گزرتا گیا اِدھر اِلزَبیتھ بڑی ہوتی جا رہی تھی تو اُدھر نانی بڑھاپے کی طرف رواں دواں تھی۔ اب ننھی اِلزَبیتھ اتنی سنبھل گئی تھی کہ اپنے کپڑے وغیرہ خود تبدیل کر لیتی تھی۔ مَیری نے سوچا ماں اب بوڑھی ہو چکی ہے، مہمان وغیرہ آتے ہیں تو اُن میں یہ جچتی نہیں ہے، لہٰذا اُس نے ماں کو بوڑھوں کے خُصُوصی گھر یعنی اَولڈ ہاؤس (Old House) میں داخِل کروا دیا، ماں نے بہت احتجاج کیا، گھر میں اپنی ضرورت کا اِحساس دلایا، نواسی اِلزَبیتھ کی پرورش کا عُذر کیا، مگر اس کی ایک نہ چلی۔ اِلزَبیتھ کو بھی نانی سے پیار ہو گیا تھا، اُس نے بھی نانی کی بہت حمایت کی مگر اُس کی بھی شُنوائی نہ ہوئی۔ مَیری حیلے بہانے کرتی رہی کہ مکان میں تنگی ہو رہی ہے، آپ بے فکر رہیں ہم وقتاً فوقتاً اولڈ ہاؤس ملنے آیا کریں گے، ہفتہ اتوار (دو دن) گھر پر بھی لایا کریں گے، بھلا اولڈ ہاؤس میں جانے سے کوئی رشتے بھی ٹوٹتے ہیں! شروع شروع میں مَیری نے ماں سے ملاقاتیں بھی کیں مگر رفتہ رفتہ اِس میں فاصلے بڑھتے گئے۔ اور بالآخِر انتظار بڑھیا کا مقدّر بن گیا۔ وہ محبَّت بھرے لمبے لمبے خط تیّار کرتی، نواسی اِلزَبیتھ کو پیار لکھتی مگر کوئی خاص فرق نہ پڑا۔ ایک بار خط میں بیٹی نے لکھا کہ اب کی بار کرسمس (Christmas) کی اگلی رات میں آپ کو لینے آؤں گی، گھر چلیں گے۔ بڑھیا کی خوشی کی انتہا نہ رہی، اُس نے اُون (Wool) سے اپنی پیاری نواسی کے لئے سوئیٹر وغیرہ بُنا تا کہ اُسے تحفے میں

دے۔ 24دسمبر کو رات سخت برفباری تھی مَیری نے لینے کے لئے آنا تھا اس لئے وہ اپنا تحفۂ محبّت لئے انتظار میں بلڈنگ کی بالکونی میں بیٹھی بے قراری کے ساتھ سڑک پر آنے جانے والی ہر گاڑی کو غور سے دیکھ رہی تھی کہ دیکھو میری کی گاڑی کب آتی ہے! اولڈ ہاؤس کی ایک خادِمہ لڑکی نینسی (Nensi) کو بڑھیا کی بے قراری دیکھ کر بڑا ترس آرہا تھا، اُس نے ہیٹر والے کمرے میں چلنے کے لئے بہت اِصرار کیا مگر بڑھیا نہ مانی۔ نَینسی نے ایک گرم شال لا کر اُسے اُوڑھا دی اور ہمدردی کے ساتھ بار بار گرما گرم چائے پیش کرتی رہی، بُڑھیا نے سخت سردی کے اندر ٹھٹھرتے ٹھٹھرتے انتظار میں ساری رات جاگ کر گزار دی مگر بیٹی نے نہ آنا تھا، نہ آئی۔ شدید سردی کی وجہ سے بُڑھیا کو سخت نَمونیا ہو گیا، جو کہ سردی لگنے، کھانسی ہو جانے اور گلا خراب ہونے سے لاحق ہوتا ہے، اِس میں پھیپھڑے کے کسی حصّے میں سُوجن ہو جاتی ہے، جس سے وہاں ہوا نہیں جاسکتی اور مریض کو سانس لینے میں سخت تکلیف ہوتی ہے اور اِس کا درجۂ حرارت (یعنی بخار) 105 ڈگری تک بڑھ جاتا ہے۔ اِس بیماری کی تاب نہ لاتے ہوئے بُڑھیا نے دم توڑ دیا۔ کچھ دن بعد مَیری اپنی ماں کا سامان لینے اولڈ ہاؤس آئی، اُس نے وہاں کی خادِمہ نینسی کا بہت شکریہ ادا کیا کیوں کہ وہ آخِری وَقت تک اُس کی بوڑھی ماں کی خدمت کرتی رہی تھی، چونکہ نَینسی ابھی جوان تھی اور کافی خدمت گزار بھی، اِس لئے مَیری نے بہتر تنخواہ کا لالچ دے کر اُسے اپنے گھر خدمت گاری کے کام کے لئے چلنے کی آفر کی۔ نَینسی نے چوٹ کرتے ہوئے کہا: آپ کے گھر ضَرور آؤں گی، مگر ابھی نہیں، جس دن آپ کی بیٹی اِلزَبیتھ آپ کو یہاں اَولڈ ہاؤس میں چھوڑ جائے گی، میں اُس کے ساتھ اُس کی خدمت کے لئے چلی جاؤں گی۔

یہ تو ایک غیر مسلم خاندان کا واقِعہ تھا، اسے جان کر آپ کو شاید کچھ عجیب سا محسوس ہو رہا ہو گا۔ غیر اسلامی ممالک میں بکثرت اولڈ ہاؤس ہیں اور افسوس! اب ان کی دیکھا دیکھی اسلامی

www.dawateislami.net

ملکوں یہاں تک کہ پاکستان میں بھی ان کا آغاز ہو چکا ہے!۔

مطیع اپنے ماں باپ کا کر میں ان کا | ہر اِک حکم لاؤں بجا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلَّی اللّٰہ علٰی محمد

حکایت 2:ماں کی خدمت پر بخشش کا پروانہ

جب حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہما عظیم و رحیم، شفیق و کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس اسلام قبول کرنے کے لئے حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان سے پوچھا: تمہارے قبیلے میں جو فلاں عورت ہے اور اس کو یوں یوں پکارا جاتا ہے، اس کے ساتھ تم لوگوں نے کیا سلوک کیا ہے؟ ابو موسیٰ بولے: ہم اسے اس کے گھر والوں کے پاس چھوڑ کر آئے ہیں۔ ارشاد فرمایا: وہ بخش دی گئی ہے۔ وجہ پوچھی گئی تو ارشاد فرمایا: اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وجہ سے۔ اس کی والدہ بوڑھی تھیں، ایک مرتبہ ان کے پاس ایک شخص نے آکر بتایا کہ آج رات دشمن تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے، تم یہاں سے چلے جاؤ اور اپنے قبیلے کے بڑے گروہ سے مل جاؤ۔ اس عورت کے پاس چونکہ کوئی ایسی سواری نہ تھی جس پر وہ اپنی ماں کو سوار کرتی لہٰذا اس نے اپنی والدہ کو اپنی پیٹھ پر اٹھالیا، جب تھک جاتی تو آرام کی غرض سے تھوڑی دیر کے لئے اتار دیتی، وہ بھی اس طرح کہ سخت گرمی کے موسم میں ماں کو گرم زمین پر نہ بٹھاتی، بلکہ اپنے پیٹ اور پاؤں کو پھیلا کر اس پر بٹھاتی، چنانچہ ماں کی اس طرح خدمت بجالانے کی وجہ سے اللہ پاک نے اسے جہنم سے نجات کا پروانہ عطا فرما دیا۔ [1]

جنت پانے کا آسان ذریعہ

اے اپنے آقا کی سنتوں پر عمل کرنے والی اسلامی بہنو! اپنی ماں کی ہمیشہ فرمانبردار رہیے

[1]... مصنف عبد الرزاق، 10/160، حدیث: 2293 مفہوماً

کہ ایک مشہور روایت میں ہے: اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ جنّت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔[1] یعنی جنت پانا چاہتی ہیں تو ماں کی خدمت بجالائیے، اسے ہر دم راضی رکھنے کی کوشش فرماتی رہیئے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنّت میں گیا تو میں نے تلاوتِ قرآن کی آواز سنی، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ جواب دیا گیا: یہ حارثہ بن نعمان ہیں۔ بھلائی ایسی ہوتی ہے بھلائی ایسی ہوتی ہے، وہ اپنی ماں کے ساتھ سب سے زیادہ اچھا سلوک کرنے والے تھے۔[2]

مُطیع اپنے ماں باپ کا کر میں ان کا | ہر اِک حکم لاؤں بجا یاالٰہی[3]

اگر کبھی جنت کی چوکھٹ کو چومنے کا دل چاہے تو اپنی ماں کے قدم چومنے کی سَعَادَت پالیجئے کہ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جس نے اپنی والِدہ کا پاؤں چوما گویا جنَّت کی چوکھٹ (یعنی دروازے) کو چوما۔[4]

حضرت عبد الرحمٰن بن عبد السلام صفوری شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت استاذ ابو اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی: میں نے رات خواب میں دیکھا کہ آپ کی داڑھی جواہر و یاقوت سے مُرَصَّع (یعنی سجی ہوئی) ہے۔ تو آپ نے جواب دیا: تو نے سچ کہا ہے کیونکہ رات میں نے اپنی ماں کے قدم چومے تھے۔[5]

ماں خلوص و مہر کا پیکر محبت کا ضمیر | ماں خدا کا رحم وہ دنیا میں جنت کی سفیر
ماں ز سر تا پا محبت ماں ز سر تا پا کرم | ماں وہ جس کے دم سے قائم ہے وفاؤں کا بھرم

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب صلی اللہ علٰی محمد

[1]... مسند الشہاب، 1/103، حدیث: 119
[2]... مشکاۃ المصابیح، 2/206، حدیث: 4926
[3]... وسائل بخشش (مرمم)، ص 101
[4]... در مختار، 9/606
[5]... نزہۃ المجالس، 1/266

باپ کا حق زیادہ ہے یا ماں کا؟

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے ایک رسالے اَلْحُقُوق لِطَرْحِ الْعُقُوق میں اولاد پر باپ کا حق زیادہ ہے یا ماں کا، کے حوالے سے پوچھے گئے ایک سوال کا جو جواب عطا فرمایا ہے، آسان الفاظ میں پیشِ خدمت ہے: اولاد پر ماں باپ دونوں کا حق اگرچہ بہت بڑا ہے مگر ماں کا حق زیادہ ہے۔ قرآنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ اِحْسٰنًاؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًاؕ وَ حَمْلُهٗ وَ فِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًاؕ (پ26،الاحقاف:15)

ترجمہ کنزالعرفان: اور ہم نے آدمی کو حکم دیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے، اس کی ماں نے اسے پیٹ میں مشقت سے رکھا اور مشقت سے اس کو جنا اور اس کے حمل اور اس کے دودھ چھڑانے کی مدت تیس مہینے ہے۔

اس آیہ کریمہ میں اللہ پاک نے ماں باپ دونوں کے حق میں تاکید فرما کر ماں کو پھر خاص طور پر ذکر کیا۔ اسی طرح اس کی ان سختیوں اور تکلیفوں کو جو اسے حمل و ولادت اور 2 برس تک اپنے خون کا عطر (یعنی دودھ) پلانے میں پیش آئیں کا شُمار فرمایا کہ جن کی وجہ سے ماں کا حق بہت زیادہ اور عظیم تر ہو گیا، دوسری آیت میں اِرشاد فرمایا:

وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْكَؕ (پ21، لقمٰن:14)

ترجمہ کنزالعرفان: اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی۔ اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری برداشت کرتے ہوئے اسے پیٹ میں اٹھائے رکھا اور اس کا دودھ چھڑانے کی مدت دو سال میں ہے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو۔

www.dawateislami.net

یہاں ماں باپ کے حق کو اپنے حقِ جلیل کے ساتھ شُمار کیا اور فرمایا: شکر بجالا میرا اور اپنے ماں باپ کا۔ یہ دونوں آیتیں اور اسی طرح بہت حدیثیں دلیل ہیں کہ ماں کا حق، باپ کے حق سے زائد ہے، اُمُّ المومنین عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے عرض کی: عورت پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ فرمایا: شوہر کا، میں نے عرض کی: اور مرد پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ فرمایا: اس کی ماں کا۔[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے خدمتِ اَقدَس حضور پُر نور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! سب سے زیادہ کون اس کا مستحق ہے کہ میں اس کے ساتھ نیک رفاقت کروں؟ فرمایا: تیری ماں۔ پھر استفسار کیا تو بھی یہی جواب ملا: تیری ماں۔ تیسری بار یہی سوال کیا تو بھی جواب ملا: تیری ماں۔ اس کے بعد جب چوتھی بار یہی بات پوچھی تو ارشاد ہوا: تیرا باپ۔[2]

ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے 3 بار ارشاد فرمایا: آدمی کو وصیّت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں اور چوتھی بار ارشاد فرمایا: وصیّت کرتا ہوں اس کے باپ کے حق میں۔[3] اس بار بار وصیّت کرنے کے یہ معنٰی ہیں کہ خدمت میں، دینے میں باپ پر ماں کو ترجیح دے مثلاً سو روپے ہیں اور ماں کو زیادہ اور پہلے نہ دینے کی کوئی خاص وجہ نہ ہو تو باپ کو 25 دے ماں کو 75، یا ماں باپ دونوں نے ایک ساتھ پانی مانگا تو پہلے ماں کو پلائے پھر باپ کو، یا دونوں سفر سے آئے ہیں پہلے ماں کے پاؤں دبائے پھر باپ کے۔ نہ یہ کہ اگر والدین میں باہم جھگڑا ہو تو ماں کا ساتھ دے کر مَعَاذَ اللہ! باپ کو تکلیف پہنچانے کی کوشش کرے یا اس پر کسی طرح سختی

[1] ... مستدرک، 5/208، حدیث:7326

[2] ... بخاری، 4/93، حدیث:5971 ماخوذاً

[3] ... مسند امام احمد، 6/463، حدیث:18812 ماخوذاً

کرے یا اُسے جواب دے یا بے ادبانہ آنکھ ملا کر بات کرے، یہ سب باتیں حرام اور اللہ پاک کی نافرمانی ہیں، نہ ماں کی اِطاعَت ہے نہ باپ کی، تو اسے ماں باپ میں سے کسی کا ایسا ساتھ دینا ہر گز جائز نہیں، وہ دونوں اس کی جنّت و نار ہیں، جسے ایذا دے گا دوزخ کا مستحق ہو گا۔ والعیاذ باللہ (خدا کی پناہ)، معصیتِ خالق میں کسی کی اِطاعَت نہیں، مثلاً اگر ماں چاہتی ہے کہ یہ باپ کو کسی طرح دکھ یا تکلیف پہنچائے اور یہ نہیں مانتا تو وہ ناراض ہوتی ہے، ہونے دے اور ہر گز نہ مانے، ایسے ہی باپ کی طرف سے ماں کے مُعاملے میں۔ ان کی ایسی ناراضیاں کچھ قابلِ لحاظ نہ ہوں گی کہ یہ ان کی سراسر زِیادَتی ہے کہ اس سے اللہ پاک کی نافرمانی چاہتے ہیں بلکہ ہمارے عُلَمائے کرام نے یوں تقسیم فرمائی ہے کہ خدمت میں ماں کو ترجیح ہے جس کی مثالیں ہم لکھ آئے ہیں اور تعظیم باپ کی زائد ہے کہ وہ اس کی ماں کا بھی حاکم و آقا ہے۔ جب آدمی کے لئے والدین میں سے ہر ایک کے حق کی رعایت مشکل ہو جائے مثلاً ایک کی رِعَایَت سے دوسرے کو تکلیف پہنچتی ہے تو تعظیم و احترام میں والد کے حق کی رعایت کرے اور خدمت میں والدہ کے حق کی۔ علامہ حمامی نے فرمایا: ہمارے امام فرماتے ہیں کہ احترام میں باپ مُقَدَّم ہے اور خدمت میں والدہ مُقَدَّم ہو گی یہاں تک کہ اگر گھر میں دونوں اس کے پاس آئے ہیں تو باپ کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو اور اگر دونوں نے اس سے پانی مانگا اور کسی نے اس کے ہاتھ سے پانی نہیں پکڑا تو پہلے والدہ کو پیش کرے۔ (1)

والدہ خواب محبت کی صحیح تعبیر ہے
والدہ صدق و صفا کے لفظ کی تفسیر ہے
والدہ مہر و وفا کی اک حسین تصویر ہے
والدہ کیا ہے سراپا جذبہ تعمیر ہے

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللہ علیٰ محمد

(1)...والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق، ص 32 تا 37 بتغیر

ماں کا حق کتنا ہے؟

آج کل ہمارے معاشرے میں بڑوں کی عزت و تکریم نہ ہونے کے برابر ہے، جس کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آج کی ماں یہ تو جانتی اور دعویٰ کرتی ہے کہ اس کا اپنے بچے پر حق ہے، مگر اسے یہ معلوم نہیں کہ اسے یہ حق خدمت کے اعتبار سے حاصل ہے نہ کہ تعظیم کے اعتبار سے، کیونکہ تعظیم کے اعتبار سے ترجیح باپ کو حاصل ہے۔ البتہ! ماں کو اولاد پر کس درجہ خدمت کا حق حاصل ہے، اسے ذیل کی حکایات سے جانا جاسکتا ہے:

حکایت 3 تا 5: پھر بھی ماں کا حق ادا نہ ہوا

ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں تو اپنی ماں کے نان نفقہ کا اِنتظام کرتا ہوں مگر وہ اپنی زبان سے مجھے تکلیف دیتی رہتی ہیں، لہٰذا میں کیا کروں؟ ارشاد فرمایا: تم اپنی ماں کا حق ادا کرتے رہو، اللہ پاک کی قسم! اگر وہ تمہارا گوشت بھی کاٹ لے (اور تم ہنسی خوشی اسے برداشت کرلو) تو بھی تم نے اس کا چوتھائی حق ادا نہیں کیا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جنّت ماؤں کے قدموں تلے ہے؟ یہ سن کر وہ صاحب بولے: اللہ پاک کی قسم! اب میں کبھی بھی اپنی ماں سے کچھ نہ کہوں گا۔ (1)

ایک صحابی نے بارگاہِ رِسالَت میں حاضِر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! ایک ایسا راستہ جو گرمی کی شِدَّت سے شعلے کی طرح جل رہا تھا، پتھروں سے آگ نکل رہی تھی، اگر ان پر گوشت ڈالا جاتا تو وہ بھی کباب ہو جاتا، میں ایسے اَذِیَّت ناک راستے پر مسلسل 6 میل تک اپنی کمزور ماں کو اپنی گردن پر سوار کر کے لے گیا ہوں تو کیا میں نے اپنی والدہ کا حق ادا کر دیا ہے؟ ارشاد فرمایا: تیری پیدائش کے وقت تیری ماں نے جو درد اور تکلیف برداشت کی تھی، شاید

(1) ...درۃ الناصحین، ص241

تیری یہ خدمت ان میں سے کسی ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔ (۱)

ایک شخص نے اپنی ماں کو کندھے پر سوار کر کے سات حج کرائے، ساتویں حج پر خیال آیا کہ شاید میں نے ماں کا حق ادا کر دیا ہے، رات کو سویا تو خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے: سردی سخت تھی، تو بچہ تھا، ماں کے پاس سو رہا تھا، تو نے پاخانہ کر دیا، تیری ماں نے اٹھ کر بستر دھویا، غریبی کی وجہ سے دوسرا بستر نہ تھا، اسی گیلے بستر پر کڑا کے کی سردی میں لیٹ گئی اور تجھ کو رات بھر اپنے سینے پر لٹائے رکھا۔ تو کہتا ہے حق ادا ہو گیا، اے نادان! ابھی تو اس ایک رات کا بھی حق ادا نہیں کر سکا۔ (۲)

الغرض اسلام نے ماں کو جو عظمت عطا کی وہ اپنی جگہ، مگر افسوس! عِلمِ دین سے دوری اور جَہَالَت کی وجہ سے آج کی اکثر مائیں بچوں پر صرف اپنا حق سمجھتی ہیں، یہاں تک کہ بچوں کو بھی یہ یقین دلاتی تو نظر آتی ہیں کہ وہ ان سے کتنی مَحَبَّت کرتی ہیں مگر اس اندھی مَحَبَّت میں باپ کا مقام و مرتبہ اولاد کی نظر میں کم کر دیتی ہیں۔ وہ اس مُعَامَلے میں بچوں کی تربیت ہی یوں کرتی ہیں کہ اگر کبھی میاں بیوی میں کسی بات پر شکر رنجی پیدا ہو جائے تو ان کی اولاد ان کا ساتھ دے اور باپ پر بالکل بھروسہ نہ کرے، یہی نہیں بلکہ بسا اوقات تو وہ اولاد کو باپ کے سامنے تک کھڑا کر دیتی ہیں اور یوں اپنی نادانی و جہَالَت کے باعث اس بات کی ذرا بھر پروا نہیں کرتیں کہ وہ اپنے بچوں کو باپ کی نافرمانی پر ابھار کر خود انہیں اپنے ہاتھوں سے جہنّم کی آگ کا ایندھن بنا رہی ہیں۔ اللہ پاک ایسی جہَالَت اور خود غرض و اندھی محبت سے ہمیں محفوظ فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

اللہ کی ہدایت ماں باپ کی ہے خدمت | دونوں جہاں کی عزت ماں باپ کی ہے خدمت

(۱) ...المعجم الصغیر، جزء 1، ص 93
(۲) ...مواعظِ نعیمیہ، ص 413

دل کی بہار یہ ہے جاں کا قرار یہ ہے | ہر اک قدم پہ رحمت ماں باپ کی ہے خدمت
بوڑھا انہیں جو پاؤ ہر گز نہ دل دکھاؤ | قرآن کی نصیحت ماں باپ کی ہے خدمت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمد

ہمارے اسلاف اور ماں کی خدمت

ہمارے بزرگانِ دین والدین بالخصوص ماں کا حکم بجالانے میں کبھی کوئی عار و شرمندگی محسوس نہ کرتے۔ بلکہ اس معاملے میں اپنی علمی شان و شوکت کی بھی کبھی پروا نہیں کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کے متعلق مروی ہے کہ ایک مرتبہ آپ کی والدہ ماجدہ نے قسم اٹھا کر توڑ دی، تو (کفارہ کے لازم ہونے کے متعلق) آپ سے مسئلہ پوچھا، آپ نے جو جواب دیا وہ نہ مانیں بلکہ فرمانے لگیں کہ میں وہی بات مانوں گی جو ہمارے شہر کے مشہور واعظ زرعہ فرمائیں گے۔ چنانچہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی والدہ کو لے کر حضرت زرعہ کے پاس گئے اور جب آپ کی والدہ ماجدہ نے ان سے سوال پوچھا تو وہ عرض کرنے لگے کہ میری کیا مجال کہ میں آپ کو کوفہ کے سب سے بڑے فقیہ کی موجودگی میں فتویٰ دوں۔ پھر امام اعظم نے حضرت زرعہ کو اس مسئلے کا جواب بتایا اور انہوں نے وہی جواب امام اعظم کی والدہ سے عرض کر دیا تب جا کر وہ راضی ہوئیں۔[1] معلوم ہوا! ہمارے بزرگانِ دین ماں کے حکم پر عمل کرنے میں ذرا بھر تأمُّل سے کام لیتے نہ شرم محسوس کرتے، بلکہ اگر وہ کسی کام سے منع کرتیں تو فوری اس سے رک جاتے، جیسا کہ ایک مرتبہ مشہور تابعی بزرگ حضرت کہمس رحمۃُ اللہِ علیہ کے متعلق بھی مروی ہے کہ ان کے پاس کچھ لوگ آ کر بیٹھ جاتے تھے، جن کی صحبت میں بیٹھنا آپ کی والدہ کو ناپسند تھا، لہٰذا انہوں نے آپ کو اس سے منع کیا تو آپ نے فوراً ان لوگوں سے واضح طور

[1] ...تاریخ بغداد، 13 / 363

پر فرمادیا کہ میری والدہ تمہیں ناپسند کرتی ہیں، لہٰذا میرے پاس نہ آیا کرو۔ (1)

حضرت محمد بن منکدر رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی والدہ ماجدہ کے اس قدر فرمانبردار و اطاعت گزار تھے کہ بسااوقات اپنا رخسار زمین پر رکھ کر اپنی والدہ محترمہ سے عرض کرتے: میرے رخسار پر اپنا قدم رکھئے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے اپنی والدہ ماجدہ کے پاؤں دباتے ہوئے گزاری جبکہ میرے بھائی عمر نے نماز پڑھتے ہوئے، مگر مجھے یہ پسند نہیں کہ میری رات ان کی رات کا بدلہ ہو۔ (2)

پیاری اسلامی بہنو! افسوس! آج ماں کی بات ماننا تو ایک طرف ماں اگر کچھ کہہ دے تو یہ جواب دیا جاتا ہے کہ اماں تجھے کیا پتا، دنیا چاند تک جا پہنچی ہے اور تو ہے کہ آج بھی ایسی باتیں کر رہی ہے۔ بعض چارو ناچار اطاعت شعاری کی لاج تو رکھ لیتی ہیں، مگر اپنی شان و شوکت اور عظمت کو بیان کرتے ہوئے ماں کو کم علم ہونے کا احساس دلانے سے بھی باز نہیں آتیں اور اس بات کو یکسر بھول جاتی ہیں کہ آج وہ جو کچھ ہیں وہ اس ماں ہی کی بدولت ہیں۔ لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ اپنی ماں کی خدمت بجالائیں اور اس خدمت کے بدلے خواہ کسی قسم کا فائدہ بھی ہو رہا ہے تو اسے بھی خاطر میں نہ لائیں کیونکہ ماں کی خدمت سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں۔ جیسا کہ حضرت کہمس رحمۃُ اللہِ علیہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ چونے کا کام کرتے تھے اور آپ کو روزانہ 2 دانق ملتے تھے، جب شام ہوتی تو آپ ہر روز پھل خرید کر اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں پیش کیا کرتے اور ہمیشہ اپنی والدہ کی خدمت میں رہتے، یہاں تک کہ خود گھر میں جھاڑو تک لگاتے۔ ایک مرتبہ کسی نے آپ کو درہم کی ایک تھیلی بھیجی تاکہ آپ اپنی والدہ کے لئے کوئی خادم خرید لیں، مگر آپ نے انکار کردیا اور وہ تھیلی واپس کردی۔ (3)

[1] ...اللہ والوں کی باتیں، 6/298

[2] ...اللہ والوں کی باتیں، 3/220

[3] ...اللہ والوں کی باتیں، 6/297

www.dawateislami.net

اسی طرح حضرت اویس قرنی رحمۃُ اللہِ علیہ کے متعلق بھی مروی ہے کہ آپ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا زمانہ مبارک پایا، مگر اپنی والدہ کی خدمت کے باعث سرکارِ دوعالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے ملاقات نہ ہو سکی لیکن اللہ پاک کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کے فضائل و مناقب کو بیان فرمایا۔ اشعۃ اللمعات میں ہے: بعض علمائے کرام فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت اُویس قرنی رحمۃُ اللہِ علیہ کا دل خوش کرنے کیلئے ان کے فضائل بیان فرمائے اور ان لوگوں کا وہم دُور کیا جنھوں نے خیال کیا کہ اُویس قرنی نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی صحبت یعنی صحابیت کا شرف حاصل نہیں کیا اور وہ پیچھے رہ گئے حالانکہ آپ اپنی والدہ محترمہ کی خدمت اور ان کا خیال رکھنے کی بنا پر یہ سعادت حاصل نہ کر سکے تھے۔ [1]

مُفتِی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بعض بزرگوں کو فرماتے سنا کہ بعض صحابہ نے حضرت اویس سے کہا کہ آپ نے حضور کا زمانہ پایا مگر زیارت نہ کی۔ بولے: کیا تم نے زیارت کی ہے؟ فرمایا: ہاں۔ کہا: بتاؤ! محبوب کے سر، داڑھی اور ریش بچی میں کتنے کتنے بال سفید تھے؟ صحابہ نے کہا: ہم نے شمار نہیں کیے۔ فرمایا: مجھ سے پوچھ لو! میں نے گن لیے ہیں، سر شریف میں 14 بال سفید تھے، داڑھی مبارک میں پانچ، ریش بچی (ہونٹ اور ٹھوڑی کے بیچ کے بال) میں ایک۔ [2]

گو میسر نہیں سالِک کو حضورِ بدنی | روح حاضر ہے مگر مثل اُویس قرنی
جسم ہِندی ہے مرا جان ہے میری مدنی | یاخدا دُور کسی طرح ہو بُعدِ بدنی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلی اللہُ علٰی محمد

ماں کی دعا جلد قبول ہونے کا سبب

اس میں کوئی شک نہیں کہ ماں کی دُعا (اولاد کے لئے) جلد قبول ہوتی ہے۔ چنانچہ جب دکھی دلوں کے سہارے، نبی ہمارے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے ماں کی دعا کے جلد قبول ہونے کی وجہ

[1] ...اشعۃ اللمعات، 4/749
[2] ...مراٰۃ المناجیح، 8/576

پوچھی گئی تو آپ نے اِرشاد فرمایا: باپ کے مُقابَلے میں ماں زِیادَہ مہربان ہوتی ہے اور رحم کی دُعا رد نہیں ہوتی۔(1) ماں کی دعا کی برکت سے اللہ پاک نے ہمارے اسلاف کو کس طرح نوازا اس کی جھلک ذیل کی حکایات میں ملاحظہ فرمائیے:

حکایت 6:ماں کی دعا سے عالمِ دین

حضرتِ ابو وَلید حَسّان نیشاپوری رحمۃُ اللہِ علیہ زبر دست عالمِ دین ہونے کے ساتھ ساتھ متقی پرہیز گار اور بہت عبادت گزار تھے، آپ مرضُ الموت میں تھے جب آپ نے بتایا کہ میری ماں نے مجھ سے فرمایا: تم جس وقت میرے پیٹ میں تھے اس وقت میں نے تمہارے والد سے عرض کی کہ میں دس دن تک حضرتِ عباس بن حمزہ رحمۃُ اللہِ علیہ کی محفل میں وَعْظ و نصیحت سننے کے لیے جانا چاہتی ہوں، چنانچہ ان کی اِجازت سے میں جانے لگی اور پھر آخری محفل میں حضرتِ عباس بن حمزہ رحمۃُ اللہِ علیہ جب دُعا مانگنے لگے تو میں نے اللہ کریم سے دُعا کی: اے اللہ! مجھے بیٹا عَطا فرما جو عالِم بنے۔ جب میں گھر آکر سوئی تو خواب میں دیکھا کہ کسی نے مجھ سے کہا: تمہیں مبارک ہو اللہ پاک نے تمہاری دُعا قبول فرمالی ہے۔ وہ تجھے ایسا بیٹا عَطا فرمائے گا جو عالِم بنے گا اور دین کی اتنی خدمت کرے گا جتنی تیرے والد نے کی۔ مزید فرمایا: میرے نانا جان چونکہ 72 سال زندہ رہے اور اب میری عمر بھی اتنی ہو چکی ہے (لہٰذا لگتا ہے اب وقتِ رخصت آگیا ہے)۔ پھر واقعی اس واقعہ کے بعد آپ صرف 4 دن ہی زندہ رہے۔(2)

سوچتا ہوں اپنی ماں کا حق ادا کیسے کروں؟ | میری عزت میری عظمت کا سبب ہے میری ماں

پیاری اسلامی بہنو! بلاشبہ ماں کی دعا رنگ لاتی ہے، لہٰذا نیک اولاد ہی نہیں بلکہ علم کی دولت سے مالا مال اولاد کی دعا مانگنی چاہیے، نیز یہ بھی یاد رکھئے کہ ہماری بزرگ خواتین کو حالتِ حمل میں

(1)...احیاء علوم الدین، 2/271
(2)...المنتظم، 14/128، رقم: 2601

نیکیاں کمانے کی فکر ہوتی، مگر افسوس ایک آج کی ماں ہے جسے لہو و لعب سے فرصت نہیں، حالتِ حمل میں وقت گزاری کے نام پر میوزک سننا اور بے حیائی پر مبنی پروگرامز دیکھنا زندگی کے لوازمات کی حیثیت اختیار کرچکا ہے۔ آج بچوں کے نافرمان ہونے کی ایک بڑی وجہ ان کی ماؤں کا ان باتوں کا خیال نہ رکھنا بھی ہے۔ماں خاتونِ جنت ہو تو بیٹے بھی حسن و حسین جیسے ہوتے ہیں،ماں ام الخیر فاطمہ جیسی ہو تو بیٹے غوث الاعظم بنتے ہیں۔ یاد رکھئے! صرف بچوں کی ہی نافرمانی کا راگ الاپنا درست نہیں، ہو سکتا ہے ہماری تربیت میں کوئی کمی رہ گئی ہو۔ مشہور حکایت ہے: پھانسی کے وقت ایک ڈاکو نے ماں کو محض اس وجہ سے تکلیف پہنچائی کہ اس کی پہلی چوری کے وقت ماں نے اسے کیوں نہ روکا۔ چنانچہ بچوں کو دعاؤں سے نوازنا ہی ماؤں کا کام نہیں بلکہ ان کی اچھی تربیت کرنا بھی ان کی ذمہ داری ہے، اس لئے کہ بچوں کی اچھی تربیت کا فائدہ قبر و حشر میں بھی ہو گا، جیسا کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: انسان جب مر جاتا ہے اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر 3 چیزیں (کہ مرنے کے بعد بھی یہ عمل ختم نہیں ہوتے اس کے نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں): (1) صدقہ جاریہ (2) علم جس سے نفع حاصل کیا جاتا ہو (3) نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہتی ہے۔ [1]

حکایت 7: ماں کی دعا سے محدث

حضرتِ سُلَیم بن اَیُّوب رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ تقریباً دس سال کی عمر تک میں نے سورۂ فاتحہ پڑھنے کی بہت کوشش کی، لیکن اپنی زبان بند ہونے کی وجہ سے نہ پڑھ سکا تو ایک مرتبہ اُستاذ صاحب نے مجھ سے پوچھا: کیا تمہاری ماں ہے؟ میں نے عرض کی: جی۔ فرمایا: ماں سے عرض کرو کہ وہ تمہارے لیے دُعا کریں کہ اللہ پاک قرآن پڑھنا آسان فرما کر تمہیں علم عَطا فرما

[1] ... مسلم، ص684، حدیث: 4223

دے۔ میں نے گھر آ کر اپنی ماں سے دُعا کے لیے عرض کی: والدہ محترمہ نے میرے لیے دُعا فرمائی۔ جب میں بڑا ہوا تو بغداد چلا گیا وہاں میں نے عربی اور فقہ پڑھی، پھر میں اپنے شہر آ گیا۔ ایک مرتبہ بہت بڑے شیخ کے ساتھ بحث کر رہا تھا تو وہی استاذ صاحب تشریف لائے اور ہم کو سلام کیا مگر مجھے نہ پہچانا، انہوں نے ہمارا علمی مباحثہ سنا (اور خوش ہوئے) چونکہ وہ یہ نہ سمجھ پائے کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں، لہٰذا اس تمنا کا اظہار کیا کہ کاش! ہم بھی ایسا علم سیکھتے۔ میرے دل میں آیا کہ میں جواب میں عرض کروں: اگر آپ کی ماں ہے تو اسے دُعا کے لیے عرض کریں، لیکن میں شرما گیا۔ ⑴

حکایت 8: محدث اعظم کی ماں کی دعا

مُحدِّثِ اعظم پاکستان حضرتِ علّامہ مولانا محمد سردار رحمۃُ اللہِ علیہ کی والدہ ماجدہ اکثر فرمایا کرتیں: اِن شاءَ اللہ میرا یہ لاڈلا بچہ عظیم شخصیت کا مالِک ہو گا۔ پھر یوں دعاؤں سے نوازتیں: تمہارا نام سردار ہے، اللہ تمہیں دین و دنیا کا سردار بنائے۔ بالآخر وہ وقت بھی آیا اور دنیا نے دیکھ لیا کہ ماں کی دُعا کس طرح قبول ہوئی اور اللہ پاک نے آپ کو اسم بامُسَمّٰی بنا دیا۔ ⑵

جس بزم میں جاتا ہوں مجھے ملتی ہے عزت | وہ یوں کہ مری ماں کی دعا ہے مرے پیچھے

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمد

حکایت 9: بادل کی سواری

حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام اَنطاکِیَّہ سے ملک شام جانے کے لئے نکلے، چلتے چلتے تھک گئے تو اللہ پاک نے وحی فرمائی: میرے کلیم اس پہاڑ کی وادی میں اطراف سے آئے ہوئے لوگ موجود ہیں ان میں میرا ایک خاص بندہ بھی ہے اس سے سواری طَلَب کریں، آپ نے اسے نَماز پڑھتے

⑴ ... سیر اعلام النبلاء، 13/ 423

⑵ ... فیضان محدث اعظم، ص5

ہوئے پایا، جب وہ فارِغ ہوا تو آپ نے فرمایا: اے بندۂ خُدا! مجھے سواری چاہئے، اس نے آسمان کی طرف دیکھا تو بادَل کا ایک ٹکڑا آتا دکھائی دیا، اس نے کہا: نیچے آ اور اس انسان کو جہاں چاہتا ہے پہنچادے، چنانچہ حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام اس پر سوار ہو کر چل دیئے، اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: اے موسیٰ! کیا تمہیں معلوم ہے یہ مَقام اسے کیسے حاصِل ہوا؟ عرض کی: میں نہیں جانتا۔ اِرشاد فرمایا: میں نے یہ مَقام اسے ماں کی خدمت کی برکت سے دیا ہے۔ اس کی ماں نے انتقال کے وقت دُعا مانگی تھی: اے میرے پیارے رب! جیسے اس نے میری ضَروریات پوری کیں تُو بھی اس کی ضروریات کو پورا فرما، اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: اگر یہ مجھ سے آسمان کو زمین پر اُلَٹ دینے کی بھی درخواست کرے گا تو میں منظور کرلوں گا۔

حکایت 10: جنَّت کا ساتھی

حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام ایک مرتبہ بارگاہِ خداوندی میں عرض گزار ہوئے۔ یاربِّ غفّار! مجھے میرا جنّت کا ساتھی دکھا دے۔ اللہ پاک نے فرمایا: فلاں شہر میں جاؤ، وہاں فلاں قصاب تمہارا جنّت کا ساتھی ہے۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السّلام وہاں اس قصّاب کے پاس تشریف لے گئے، اس نے آپ علیہ السّلام کی دعوت کی۔ جب کھانا کھانے بیٹھے تو اس نے ایک بڑا سا ٹوکرا اپنے پاس رکھ لیا اندر 2 نوالے ڈالتا اور ایک خود کھاتا۔ اتنے میں کسی نے دروازے پر دستک دی، قصّاب اُٹھ کر باہَر گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اُس ٹوکرے میں دیکھا تو اس کے اندر بوڑھے مرد و عورت تھے۔ موسیٰ علیہ السّلام پر نظر پڑتے ہی ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی، انہوں نے آپ علیہ السّلام کی رِسَالَت کی گواہی دی اور اسی وقت انتقال کرگئے۔ قصّاب واپس آیا تو ٹوکرے میں اپنے والدین کو فوت شدہ دیکھ کر معاملہ سمجھ گیا اور آپ کی دست بوسی کرکے عرض کی: آپ اللہ

[1]... نزہۃ المجالس، 1/266

www.dawateislami.net

پاک کے نبی حضرتِ موسیٰ (علیہ السّلام) معلوم ہوتے ہیں۔ فرمایا: تمہیں کیسے اندازہ ہوا؟ عرض کی: میرے ماں باپ روزانہ گڑگڑا کر دُعا کیا کرتے تھے: یا اللہ! ہمیں حضرتِ موسیٰ (علیہ السّلام) کے جلوؤں میں موت نصیب کرنا۔ ان دونوں کے اس طرح اچانک انتقال فرمانے سے میں نے جان لیا کہ آپ ہی حضرتِ موسیٰ (علیہ السّلام) ہوں گے۔ قصّاب نے مزید عرض کی: میری ماں جب کھانا کھا لیتی تو خوش ہو کر میرے لیے یوں دُعا کیا کرتی تھی: یا اللہ! میرے بیٹے کو جنّت میں حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام کا ساتھی بنانا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا: مُبارَک ہو کہ اللہ پاک نے تمہیں جنّت میں میرا ساتھی بنایا ہے۔ [1]

حکایت 11: سمندری گنبد

اللہ کریم نے حضرتِ سلیمان علیہ السّلام کو وحی فرمائی کہ سمندر کے کَنارے جائیے اور ہماری قدرت کا نظارہ کیجئے۔ آپ اپنے مُصاحِبین کے ہمراہ تشریف لے گئے مگر کوئی ایسی چیز نظر نہ آئی، چنانچہ ایک جِنّ کو حکم دیا کہ سمندر میں غوطہ لگا کر اندر کی خبر لاؤ۔ اُس نے غوطہ لگانے کے بعد واپس آکر عرض کی: میں تہ تک نہیں پہنچ سکا اور نہ ہی کوئی شے نظر آئی۔ آپ نے اُس سے طاقتور جِنّ کو حکم دیا، اُس نے پہلے جن کے مقابلے میں دُگنی گہرائی تک غوطہ لگایا مگر وہ بھی کوئی خَبَر نہ لا سکا۔ آپ نے اپنے وزیر حضرتِ آصِف بن بَرخِیار رحمۃُ اللہِ علیہ کو حکم دیا، اُنہوں نے تھوڑی ہی دیر میں ایک عالی شان کافُوری چار دروازوں والا سفید سمندری گنبد لا کر آپ کی خدمتِ سراپا عَظَمت میں حاضِر کر دیا! اس کا ایک دروازہ موتی کا، دوسرا یاقوت کا، تیسرا ہیرے کا اور چوتھا زَمُرُّد کا تھا، چاروں دروازے کُھلے ہونے کے باوجود سمندر کے پانی کا کوئی قَطرہ اندر نہیں تھا۔ اس سمندری گنبد کے اندر ایک حسین نوجوان صاف ستھرے لِباس میں ملبوس مشغولِ نَماز تھا، جب وہ نَماز

[1] ... نزہۃ المجالس، 1/ 266

سے فارغ ہوا۔ آپ نے سلام کرکے اس سے اُس سمندری گنبد کا راز دریافت کیا۔ اُس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میرا باپ معذور اور والِدہ نابینا تھی، اَلحمدُ لِلّٰہ! میں نے 70 سال اُن کی خدمت کی، میری ماں نے انتقال سے پہلے دُعا کی: یا اللہ! میرے بیٹے کو درازیِ عمر بالخیر عَطا فرما۔ والِدِ محترم نے بوقتِ وفات دُعا فرمائی: یا اللہ! میرے بیٹے کو ایسی جگہ عِبادَت پر لگا کہ شیطان مُداخَلَت نہ کرے۔ والِدِ مرحوم کی تدفین کے بعد جب میں ساحِلِ سمندر پر آیا تو مجھے یہ سمندری گنبد نظر آیا، میں اس کے اندر داخِل ہو گیا۔ اتنے میں ایک فِرِشتہ آیا اور اس نے اس گنبد کو سمندر کی تہ میں اُتار دیا۔ حضرت سلیمان علیہ السّلام کے پوچھنے پر اُس نے عرض کی کہ میں حضرتِ ابراہیم علیہ السّلام کے مقدَّس دَور میں یہاں آیا۔ حضرتِ سلیمان علیہ السّلام نے جان لیا کہ اس کو 2 ہزار سال اس سمندری گنبد میں گزر چکے ہیں مگر اب تک جوان ہے، اُس کا ایک بال بھی سفید نہیں ہوا تھا۔ غِذا کے متعلِّق اُس نے بتایا: روزانہ ایک سبز پرندہ اپنی چونچ میں کوئی پیلی چیز لاتا ہے، میں اُسے کھا لیتا ہوں، اس میں دنیا کی تمام نعمتوں کی لذّت ہوتی ہے، اس سے میری بھوک اور پیاس مٹ جاتی ہے۔ اس کے عِلاوہ اَلحمدُ لِلّٰہ! گرمی، سردی، نیند، سُستی، غنودگی، گھبراہٹ و خوف یہ تمام چیزیں مجھ سے دُور رہتی ہیں۔ اس کے بعد اُس نوجوان کی خواہِش پر حضرت سلیمان علیہ السّلام کا حکم پا کر حضرتِ آصِف بن بَرخیا رحمۃُ اللہِ علیہ نے سمندری گنبد کو اٹھا کر سمندر کی تہ میں پہنچا دیا۔ اس کے بعد حضرتِ سلیمان علیہ السّلام نے فرمایا: اے لوگو! اللہ آپ سب پر رحم فرمائے، دیکھا آپ نے کہ والِدَین کی دُعا کس قدر مقبول ہوتی ہے! ماں باپ کی نافرمانی سے بچو۔ [1]

حکایت 12: سلطان المشائخ اور ماں کی دعا

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃُ اللہِ علیہ کی والدہ کا نام بی بی زلیخا رحمۃُ اللہِ علیہا

[1] ...روض الریاحین، ص 233 ملخصاً

ہے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ 5 سال کے تھے کہ والد ماجد سید احمد بن سید علی رحمۃُ اللہِ علیہ کا انتقال ہو گیا، پر ماں نے ہمت نہ ہاری۔ سارا سارا دن سوت کاتتی رہتیں اسے فروخت کرکے اپنا اور اپنے بچے کا پیٹ پالتیں۔ لیکن کئی مرتبہ فاقوں سے بھی واسطہ پڑتا اس روز ماں اپنے بیٹے کی تربیت کرتے ہوئے بڑا تصوفانہ جملہ فرمایا کرتیں: بابا محمد! آج ہم اللہ کے مہمان ہیں۔

حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے اپنی والدہ کی یہ بات بڑی اچھی معلوم ہوتی تھی اور جب روز کھانا ملتا تو میں سوچتا کہ والدہ کب فرمائیں گی: آج ہم اللہ کے مہمان ہیں۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃُ اللہِ علیہ نے عمر بھر دولت اور اچھے کھانے کی پروا نہیں کی۔ ماں جی نے اپنے بچے کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی توجہ دی، اس دور کے مُتَبَحِّر عالمِ دین سید علاؤالدین اصولی رحمۃُ اللہِ علیہ جو بدایوں میں رہتے تھے ان کے حوالے کیا وہاں سے جب سند فراغت لے چکے تو مزید تعلیم کے لئے ماں جی سے دہلی جانے کی اجازت لی۔ ماں جی نے اجازت تو دے دی مگر آپ کا دل نہ چاہا کہ ماں کو تنہا چھوڑ کر جاؤں، انہیں بھی ساتھ لے لیا اور دہلی سکونت اختیار کرلی۔ اور علامہ شمس الدین خوازمی رحمۃُ اللہِ علیہ سے علم کی تکمیل کی۔ ماں اپنے بچے کی علم سے اتنی لگن دیکھ کر بہت خوش ہوتیں اور دعائیں دیتیں۔ عمر کا تقاضا تھا اور دکھوں نے جسم گھن کی طرح کھا لیا، ماں جی بیمار ہو گئیں، کھانا پینا چھوٹ گیا، خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃُ اللہِ علیہ جمادی الاخری کا چاند دیکھ کر استاذ محترم سے اجازت لے کر ماں کو سلام کرنے گئے تو ماں جی کے منہ سے بے اختیار یہ نکل گیا: بیٹا! آئندہ ماہ کس کی زیارت و سلام کو آؤ گے اور کس کی دعائیں لو گے؟ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ سن کر رو پڑے اور عرض کرنے لگے ماں جی ہم آپ کے بغیر کیسے جئیں گے؟ ماں جی نے فرمایا جاؤ سو جاؤ صبح آنا۔ آپ صبح سویرے ہی والدہ کی چارپائی کے پاس آ گئے ماں نے اپنے پیارے بیٹے کا دایاں ہاتھ پکڑا اور آسمان کی طرف منہ کرکے

کہا: الٰہی! یہ بے کس یتیم اب تیرے حوالے ہے۔ یہ آخری الفاظ تھے اس کے ساتھ ہی اماں جان کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ [1]

حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃُ اللہِ علیہ کی والدہ ماجدہ کی دعائیں کیسی مقبول ہوئیں کہ اللہ پاک نے آپ کو ہندوستان کی سلطنتِ ولایت کا بادشاہ بنادیا اور آپ کی مقبولیت قیامت تک کے لئے عوام و خواص کے دلوں میں رکھ دی۔

حکایت 13: خواجہ باقی باللہ اور ماں کی دعا

حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے دوسرے مشائخ کی طرح بہت زیادہ ریاضتیں تو نہیں کیں مگر اس نعمتِ عظمیٰ کو پانے کے انتظار میں بڑے بے قرار و بے تاب رہتے تھے۔ فرماتے ہیں میری والدہ ماجدہ میری بے قراری کو سمجھ گئیں اور بہت شکستہ دل ہو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں یوں دعا کی: یا اللہ تو میرے بیٹے کی مراد پوری کر یا مجھے زندہ نہ رکھ کیونکہ میں اس کی بے قراری برداشت نہیں کر سکتی۔ فرماتے ہیں والدہ کی دعاؤں سے ہی اللہ پاک نے تمام رکاوٹیں دور کر دیں، تمام مقامات طے کرا دیئے اور یہ نعمت نصیب ہو گئی۔ [2]

حکایت 14: ماں کی دعا سے فقیہِ عصر

فیصل آباد پنجاب پاکستان کی عظیم ہستی، فقیہِ عصر، عالمِ با عمل، عاشقِ درود و سلام، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین نقشبندی، قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کس مقام پر فائز تھے اور ان کے ذریعے سے اللہ پاک نے درود پاک کے عظیم وظیفے کو کتنا عام کیا روزِ روشن کی طرح واضح ہے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ بچپن سے ہی درودِ پاک سے محبت کرنے والے تھے، والدین کے خوب اطاعت گزار تھے، سفرِ حج میں آپ نے والدین کی کیسی خدمت کی اور پھر ان سے کیسی دعائیں لیں، مفتی

[1] ...ماں تسکین جاں، ص 110
[2] ...ماں تسکین جاں، ص 111

صاحب خود بیان فرماتے ہیں کہ فقیر اپنے والدین کے ساتھ 1955 میں حج کرنے گیا بذریعہ بحری جہاز۔ فقیر کے والدین بوڑھے تھے، والد ماجد باوجود بڑھاپے کے اپنا آپ سنبھال سکتے تھے لیکن والدہ ماجدہ مرحومہ بڑھاپے اور کمزوری کی وجہ سے نڈھال تھیں۔ اس بحری جہاز میں تین منزلیں تھیں اور ہمیں سب سے نیچے والی منزل میں جگہ ملی اور پانی نیز وضو وغیرہ کا انتظام سب سے اوپر والی منزل پر تھا۔ جب وضو کے لئے جانا ہوتا تو میں والدہ ماجدہ مرحومہ کو آرام سے ہاتھ پکڑ کر اوپر لے جاتا اور وضو کراتا۔ پھر جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے اور کچھ دنوں کے بعد ایام حج آئے تو ہم منیٰ کو روانہ ہوئے، ہمارے مُعلِّم کے پاس سواریاں لانے لے جانے کا خاص انتظام نہ تھا اور جب ہم عرفات سے مزدلفہ روانہ ہونے لگے تو مُعلِّم کے پاس غالباً ایک ہی بس تھی، وہ ایک بار حاجیوں کو لے کر مزدلفہ چھوڑ کر آئی، دوسری بار جب جانے لگی تو حاجی لوگ فوراً بس کے دروازوں کے ساتھ لپک گئے ہمیں قریب آنے ہی نہ دیتے، میں نے ہمت کی اور والد صاحب کو بس کے پیچھے سے کھڑکی سے اندر بٹھا دیا پھر والدہ ماجدہ کو اسی طرح اندر بٹھایا اور خود بھی بس میں بیٹھ گیا اور اللہ پاک کا شکر ادا کیا ورنہ ہم محروم رہ جاتے، جب بس روانہ ہونے لگی تو مُعلِّم نے ڈرائیور سے کہا: ان حاجیوں کو مزدلفہ میں نمازِ عشا پڑھا کر ابھی منیٰ چھوڑ آؤ۔

جب ہم مزدلفہ پہنچے تو ڈرائیور نے کہا نماز پڑھو ابھی منیٰ جانا ہے، میں نے کہا: یہ غلط طریقہ ہے، مزدلفہ سے نماز فجر پڑھ کر روانہ ہونا چاہئے، تو ڈرائیور ہمیں وہیں چھوڑ کر چلا گیا، ہم نمازِ فجر کے بعد مزدلفہ سے پیدل روانہ ہوئے تو چونکہ پہلی بار تھا ہم راستہ سے واقف نہ تھے، لہٰذا دیکھا کہ کچھ سوڈانی لوگ جا رہے ہیں ہم بھی ان کے پیچھے ہو لئے۔ ان کا ارادہ یہ تھا کہ پہاڑ کے اوپر سے گزر کر کنکریاں ماریں گے لیکن وہ راستہ بہت لمبا تھا۔ بہر حال جب ہم پہاڑ کے اوپر پہنچے تو دوپہر ہو گئی، والدین چلنے سے نڈھال ہو گئے، ہمارے پاس راشن وغیرہ سامان بھی تھا۔ میں نے ہمت کی پہلے سامان کو کافی دور چھوڑ آتا پھر والد صاحب کو پھر والدہ ماجدہ کو کندھوں پر اٹھا کر لے

جاتا۔ یوں کرتے کرتے ظہر کا وقت ہو گیا، والد صاحب مرحوم کی ناک سے پانی بہنا شروع ہو گیا خطرناک حالت ہو گئی اور جب پہاڑ سے نیچے اترے تو کوئی سایہ نہیں تھا میں نے ایک ٹرک کھڑا دیکھا جلدی سے والدین کو اس ٹرک کے نیچے بٹھا کر پانی تلاش کیا۔ پھر ایک شربت بیچنے والا دیکھا تو جلدی سے شربت خرید کر والدین کو پلایا، ازاں بعد دیکھا تو ہمیں اپنا خیمہ نظر نہ آیا جس کی وجہ سے میں بہت رویا اور حدیث پاک یاد آگئی کہ جو راستہ بھول جائے وہ اللہ کے بندوں کو یاد کرے اور کہے اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللہ میں نے یہ کلمہ 3 بار ہی پڑھا تھا کہ مجھے خیمہ کے کچھ آثار نظر آنے لگے اور والدین کو لے کر خیمہ میں پہنچ گیا۔ الحاصل اس سفر میں بہت زیادہ پریشانی دیکھنا پڑی۔ پھر جب حج سے فارغ ہوئے اور مکہ مکرمہ میں قیام رہا تو راشن کافی خرچ ہو گیا، تھوڑا سا راشن بچا جو کہ میرے گمان میں دو تین دن میں ختم ہو جاتا، لیکن میں نے یہ بات والدین کو نہ بتائی۔ جب مدینہ منورہ حاضری نصیب ہوئی اور وہاں 18 دن حاضری رہی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! وہی راشن 18 دن کے لئے کافی ہو گیا۔ اس کے بعد جب بحری جہاز سے کراچی پہنچے تو والدہ ماجدہ مرحومہ نے مجھے دعا دی: بیٹا! اللہ پاک تجھے ولیوں غوثوں، قطبوں کا درجہ دے، اللہ پاک تجھے ولیوں، غوثوں، قطبوں کا درجہ دے، اللہ پاک تجھے ولیوں، غوثوں، قطبوں کا درجہ دے۔ (1)

سبحان اللہ! قربان جایئے اللہ پاک کی رحمت پر! اللہ پاک نے آپ کی والدہ ماجدہ کی یہ دعا ایسی قبول فرمائی کہ دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا، جب آپ رحمۃُ اللہِ علیہ 3 جنوری 2018ء کو اس دارِ فانی کو الوداع کہہ گئے تو شہر فیصل آباد میں آپ کے جنازے میں شرکت کرنے والے والہانہ و پروانہ وار آرہے تھے، ہر ایک اسی کوشش میں نظر آیا کہ میں مفتی صاحب کے جنازے میں شرکت سے محروم نہ رہ جاؤں اور دیکھنے والوں نے دیکھا اور بولے کہ آج تک فیصل آباد کی تاریخ میں ہم

(1)... عمر رفتہ، ص 28

www.dawateislami.net

نے ایسا جنازہ نہ دیکھا، اس قدر لوگوں کا ہجوم کہ بیان سے باہر ہے، دھوبی گھاٹ کا وسیع و عریض گراؤنڈ، اطراف کی سڑکیں، بازار سب جگہیں نمازِ جنازہ کی صفوں میں تبدیل ہو چکے تھے اور یہ سب اپنی شرکت کو بڑی سعادت سمجھتے ہوئے رخصت ہوئے۔

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی زندگی میں اور زندگی کے بعد لوگوں کا اس طرح آپ سے عقیدت و محبت رکھنا یقیناً آپ کے منصبِ ولایت، ربّ کی بارگاہ میں مقبولیت کی واضح دلیل ہے جیسا کہ امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نے احیاء العلوم جلد 4 صفحہ 817 پر تحریر فرمایا: جو اللہ پاک کا ہو جاتا ہے اللہ پاک اس کا ہو جاتا ہے نیز جو یادِ الٰہی میں مشغول رہے اللہ پاک اس کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے کہ لوگوں کے دل اس کی جانب اس طرح کھنچتے ہیں جس طرح ماں کا دل بچے کی جانب کھنچتا ہے۔[۱]

حکایت 15: نابینا بیٹے کی بینائی لَوٹ آئی

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ بچپن میں نابینا ہو گئے تھے، علاج کے باوجود آنکھوں کی روشنی واپس نہ آ سکی تو آپ کی والدہ ماجدہ رو رو کر بارگاہِ خداوندی میں دُعا مانگتیں: یا اللہ! میرے بیٹے کی آنکھیں روشن کر دے۔ ایک رات خواب میں اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے انہیں اِرشاد فرمایا: اللہ پاک نے تمہارے رونے اور کثرت سے دُعا مانگنے کے سَبَب تمہارے بیٹے کی آنکھیں روشن کر دی ہیں۔ چنانچہ صبح جب امام بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ بستر سے اٹھے تو ان کی آنکھیں روشن ہو چکی تھیں۔[۲]

حکایت 16، 17: بیٹا زندہ ہو گیا

اُمِّ سائب ایک بزرگ نابینا صحابیہ تھیں جو راہِ خدا میں ہجرت کر کے مدینہ منورہ رہنے لگی

[۱]...احیاء العلوم، 4/817 مکتبۃ المدینہ

[۲]...تاریخ مدینہ دمشق، 52/56

تھیں۔ ان کی اپنے بیٹے کے حق میں دعا کا واقعہ بھی عجیب ہے کہ ان کا ایک بیٹا اچانک انتقال کر گیا، لوگوں نے اس کی لاش کو کپڑا اوڑھا دیا اور حضرت ام سائب کو خَبَر کر دی کہ آپ کا بچہ انتقال کر گیا ہے۔ یہ سن کو انہوں نے آبدیدہ ہو کر دونوں ہاتھ اٹھائے اور یوں دُعا مانگی کہ یا اللہ! میں تجھ پر ایمان لائی اور اپنا وطن چھوڑ کر تیرے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف ہجرت کی، اس لئے اے اللہ! میں تجھ سے دُعا کرتی ہوں کہ تو میرے بچے کی موت کی مصیبت مجھ پر نہ ڈال۔ حضرت انس بن مالک صحابی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرتِ ام سائب رضی اللہ عنہا کی دُعا خَتْم ہوتے ہی ایک دم ان کا بچہ اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا کر اٹھ بیٹھا اور زندہ ہو گیا۔ ①

اسی طرح ایک اور رِوایَت میں ہے کہ حضرتِ اَنَس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم ایک انصاری نوجوان کی عِیادَت کے لئے گئے، (وہ اپنی بوڑھی ماں کا اِکلوتا بیٹا تھا) اور مرض الموت میں مبتلا تھا، عِیادَت کے بعد ہم واپس ہونے والے ہی تھے کہ اس کی روح پرواز کر گئی۔ ہم نے اس کی آنکھیں بند کیں اور اس پر چادر ڈال دی۔ بڑھیا کہنے لگی: کیا میرا بیٹا فوت ہو گیا؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ اس نے کہا: کیا تم سچ کہہ رہے ہو؟ ہم نے کہا: واقعی! تمہارے بیٹے کا انتقال ہو چکا ہے۔ یہ سن کر اس بوڑھی نے دُعا کے لئے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کئے اور بڑی آہ وزاری سے بارگاہِ خداوندی میں عرض گزار ہوئی: یا اللہ! میں تجھ پر ایمان لائی اور تیرے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف ہجرت کی، مجھے تیری ذات سے اُمیدِ واثق ہے کہ تُو ہر مصیبت میں میری مدد کرے گا۔ اے پروردگار! آج کے دن مجھ پر مصیبت کا بوجھ نہ ڈال۔ راوی کہتے ہیں کہ اسی وقت اس کے مردہ بیٹے کے منہ سے کپڑا ہٹ گیا اور وہ اٹھ بیٹھا اور پھر ہم سب نے مل کر کھانا کھایا۔ ②

---

١ ... البدایۃ والنہایہ، 4/550

٢ ... حجۃ اللہ علی العالمین، ص 623

www.dawateislami.net

حکایت 18: بغیر حج کے حاجی

ایک گناہ گار نوجوان کا انتقال ہوا ایک شخص نے خواب میں اسے جنّت میں حاجیوں کے ساتھ ٹہلتے دیکھا تو پوچھا: یہ مرتبہ تو نے کیسے پایا؟ دنیا میں تو نے بظاہر نیک عَمَل تو نہیں کیا؟ نوجوان نے جواب دیا: یہ سچ ہے لیکن میری ماں ضعیفہ تھی جب میں مکان سے باہَر جاتا تو اپنا سر ان کے قدموں میں رکھ دیتا اور قدَم چومتا تھا اس کے بعد باہَر نکلتا تھا، اس پر میری ماں یہ دعا دیتیں کہ اللہ تجھے بخش دے اور حج کا ثواب عَطا فرمائے۔ لہٰذا اللہ پاک نے میری ماں کی دُعا قبول فرمائی اور میری بخشش کرکے مجھے حاجیوں میں داخِل فرمادیا۔[1]

اُستانی ہوں ماں باپ ہوں عطّارؔ بھی ہو ساتھ | یوں حج کو چلیں اور مدینہ بھی دِکھادے[2]

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب صلی اللہُ علیٰ محمد

حکایت 19: ماں باپ کی دعا اور بنی اسرائیل کی گائے

بنی اسرائیل میں ایک بہت ہی نیک اور صالح بزرگ کا ایک ہی نابالغ بچہ تھا۔ ان کے پاس ایک بچھیا تھی جسے انہوں نے اپنی وفات کے قریب جنگل میں لے جاکر ایک جھاڑی کے پاس یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ یااللہ! میں اس بچھیا کو اس وقت تک تیری امانت میں دیتا ہوں کہ میرا بچہ بالغ ہوجائے۔ اس کے بعد ان بزرگ کی وفات ہوگئی اور بچھیا چند دنوں میں بڑی ہوکر درمیانی عمر کی ہوگئی اور بچہ جوان ہوکر اپنی ماں کا بہت ہی فرمانبردار اور انتہائی نیکوکار رہا۔ اس نے اپنی رات کو تین حصوں میں تقسیم کررکھا تھا۔ ایک میں سوتا، ایک میں عبادت کرتا اور ایک حصے میں اپنی ماں کی خدمت کرتا۔ وہ روزانہ صبح کو جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لاتا اور انہیں فروخت کرکے ایک تہائی رقم صدقہ کردیتا اور ایک تہائی اپنی ذات پر خرچ کرتا اور ایک تہائی رقم اپنی والدہ کو

[1] ...ماں باپ کا مقام، ص119
[2] ...وسائل بخشش (مرمم)، ص118

دے دیتا۔ ایک دن لڑکے کی ماں نے کہا: بیٹا! تمہارے باپ نے میراث میں ایک بچھیا چھوڑی تھی جس کو انہوں نے فلاں جھاڑی کے پاس جنگل میں خدا کی امانت میں سونپ دیا تھا۔ اب تم اس جھاڑی کے پاس جا کر یوں دعا مانگو: اے حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل و حضرت اسحاق علیہمُ السّلام کے خدا! میرے باپ کی سونپی ہوئی امانت مجھے واپس دے دے۔ یاد رکھنا! اس بچھیا کی نشانی یہ ہے کہ وہ پیلے رنگ کی ہے اور اس کی کھال اس طرح چمک رہی ہو گی گویا سورج کی کرنیں اس میں سے نکل رہی ہوں۔ یہ سن کر لڑکا جنگل میں اس جھاڑی کے پاس گیا اور دعا مانگی تو فوراً ہی وہ گائے دوڑتی ہوئی آکر اس کے پاس کھڑی ہو گئی اور یہ اس کو پکڑ کر گھر لایا تو اس کی ماں نے کہا: بیٹا! تم اس گائے کو لے جا کر بازار میں 3 دینار میں فروخت کر ڈالو۔ لیکن کسی گاہک کو میرے مشورہ کے بغیر مت دینا۔ ان دنوں بازار میں گائے کی قیمت 3 دینار ہی تھی۔ بازار میں ایک گاہک آیا جو در حقیقت فرشتہ تھا۔ اس نے کہا کہ میں گائے کی قیمت 3 دینار سے زیادہ دوں گا مگر تم ماں سے مشورہ کئے بغیر گائے میرے ہاتھ فروخت کر ڈالو۔ لڑکا بولا: تم خواہ کتنی ہی زیادہ قیمت دو میں اپنی ماں سے مشورہ کئے بغیر ہر گز ہر گز اس گائے کو نہیں بیچوں گا۔ لڑکے نے ماں سے سارا ماجرا بیان کیا تو ماں بولی: یہ گاہک شاید کوئی فرشتہ ہو، لہٰذا تم اس سے مشورہ کرو کہ ہم اس گائے کو ابھی فروخت کریں یا نہ کریں۔ چنانچہ اس لڑکے نے بازار میں جب اس گاہک سے مشورہ کیا تو اس نے کہا کہ ابھی تم اس گائے کو فروخت نہ کرو۔ آئندہ اس گائے کو حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے لوگ خریدیں گے تو تم اس گائے کے چمڑے میں سونا بھر کر اس کی قیمت طلب کرنا تو وہ لوگ اتنی ہی قیمت دے کر خریدیں گے۔ چنانچہ چند ہی دنوں کے بعد بنی اسرائیل کے عامیل نامی ایک بہت ہی مالدار آدمی کو اس کے چچا کے دونوں لڑکوں نے قتل کر دیا اور اس کی لاش کو ایک ویرانے میں ڈال دیا۔ صبح کو قاتل کی تلاش شروع ہوئی مگر جب کوئی سراغ نہ ملا تو

کچھ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قاتل کا پتا پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگ ایک گائے ذبح کرو اور اس کی زبان یا دُم کی ہڈی سے لاش کو مارو تو وہ زندہ ہو کر خود ہی اپنے قاتل کا نام بتا دے گا۔ یہ سن کر بنی اسرائیل نے گائے کے رنگ، اس کی عمر وغیرہ کے بارے میں بحث و کرید شروع کر دی اور بالآخر جب وہ اچھی طرح سمجھ گئے کہ فلاں قسم کی گائے چاہیئے تو ایسی گائے کی تلاش شروع کر دی یہاں تک کہ جب یہ لوگ اس لڑکے کی گائے کے پاس پہنچے تو ہو بہو یہ ایسی ہی گائے تھی جس کی ان لوگوں کو ضرورت تھی۔ چنانچہ ان لوگوں نے گائے کے چمڑے میں سونا بھر کے خریدا اور ذبح کر کے اس کی زبان یا دُم کی ہڈی سے مقتول کی لاش کو مارا تو وہ زندہ ہو کر بول اٹھا کہ میرے قاتل میرے چچا کے دونوں لڑکے ہیں جنہوں نے میرے مال کے لالچ میں مجھ کو قتل کیا۔ یہ بتا کر وہ پھر مر گیا۔ لہٰذا ان دونوں قاتلوں کو قصاص میں قتل کر دیا گیا اور مرد صالح کا لڑکا جو اپنی ماں کا فرمانبردار تھا کثیر دولت سے مالا مال ہو گیا۔ [1]

حکایت 20: میری ماں زندہ ہے

حضرتِ عبد الرحمٰن بن احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے والد سے رِوایَت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک بوڑھی عورت حضرتِ بَقِی بن مَخْلَد رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بڑے غمگین انداز میں یوں عرض گزار ہوئی: حضور! میرے جوان بیٹے کو رومیوں نے قید کر لیا ہے اور وہ زنجیروں میں جکڑا ہوا ان کے ظلم و ستم کا نشانہ بن رہا ہے۔ میرے پاس اِتنی رقم نہیں کہ فدیہ دے کر اسے آزاد کرا لوں، میں صرف ایک چھوٹے سے گھر کی مالک ہوں جسے بیچ بھی نہیں سکتی، اپنے لختِ جگر کی جدائی کے غم نے میرے دن کا سکون اور راتوں کی نیند اُڑا رکھی ہے، ایک پَل سکون مُیَسَّر نہیں، خدارا! میری حالتِ زار پر رحم فرمائیں، اگر آپ کسی صاحبِ حیثیت سے کہہ

[1]... تفسیر الصاوی، 1/75 و عجائب القرآن، ص 37

دیں گے تو وہ فدیہ دے کر میرے بیٹے کو آزاد کرا لے گا اور اس طرح مجھے قرار نصیب ہو جائے گا۔ اس بوڑھی ماں کی یہ درد بھری باتیں سن کر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اسے تسلی دیتے ہوئے فرمایا: محترمہ! اللہ پاک پر بھروسا رکھئے! وہ ضرور کرم فرمائے گا، میں آپ کے مُعاملے کو حل کرنے کی کوشش کرتا ہوں، آپ بے فکر ہو جائیں۔ جب دکھیاری ماں نے ڈھارس بندھانے والی یہ باتیں سنیں تو دعائیں کرتی ہوئی وہاں سے رخصت ہو گئی۔

اس بڑھیا کے جانے کے بعد آپ رحمۃُ اللہِ علیہ سر جھکا کر بیٹھ گئے، مبارک ہونٹوں کو جنبش ہوئی اور آپ کچھ پڑھنے لگے، آپ کافی دیر تک اسی حالَت میں رہے۔ کچھ عرصہ بعد وہی بوڑھی عورت اپنے جوان بیٹے کے ساتھ آپ کی خدمت میں دعائیں دیتی ہوئی حاضِر ہوئی اور آپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہنے لگی: حُضُور! آپ کی بَرَکت سے میرے بیٹے کو اللہ پاک نے قید سے رہائی عَطا فرمائی ہے، اس کا واقعہ بڑا عجیب ہے، یہ خود اپنی رہائی کا واقعہ آپ کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ آپ کی اجازت پا کر وہ نوجوان کہنے لگا: مجھے رومیوں نے قید کر کے چند اور قیدیوں کے ساتھ شامِل کر دیا تھا۔ وہ ہم سے بہت زیادہ مَشَقَّت والے کام کرواتے۔ پھر ہم چند قیدیوں کو ایک بڑے شاہی عہدہ دار کے پاس بھیج دیا گیا۔ اس کی ملکیت میں بہت سارے باغات تھے اور وہ بہت بڑی جاگیر کا مالک تھا، وہ ہمارے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر سپاہیوں کی نگرانی میں اپنے باغات اور کھیتوں میں کام کرنے کے لئے بھیجتا۔ ہم سارا دن زنجیروں میں جکڑے ہوئے جانوروں کی طرح کام کرتے، پھر شام کو واپس ہمیں قید خانہ میں ڈال دیا جاتا۔ اس طرح ہم ان کی قید میں مشقتیں برداشت کر رہے تھے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ جب شام کو ہمیں واپس قید خانے کی طرف لایا جا رہا تھا تو یکایک میرے پاؤں میں بندھی ہوئی مضبوط بیڑیاں خود بخود ٹوٹ کر زمین پر آ پڑیں، جب سپاہیوں کو خَبَر ہوئی تو وہ میری طرف دوڑے اور چیختے ہوئے کہنے لگے: تُو نے

www.dawateislami.net

بیڑیاں کیوں توڑ ڈالیں؟ میں نے کہا: بیڑیاں خود بخود ٹوٹ گئی ہیں، میں نے تو ان کو ہاتھ بھی نہیں لگایا، اگر تمہیں یقین نہیں آتا تو دوسرے قیدیوں سے پوچھ لو۔ نوجوان کی یہ بات سن کر سپاہی بہت حیران ہوئے اور انہوں نے جا کر اپنے اَفسَر کو یہ واقعہ بتایا وہ بھی حیران ہوا اور اس نے فوراً ایک لوہار کو بلایا اور کہا: اس نوجوان کے لئے مضبوط سے مضبوط بیڑیاں تیّار کرو، لوہار نے پہلی بیڑیوں سے مضبوط بیڑیاں تیار کیں۔ مجھے دوبارہ پابندِ سلاسل کر دیا گیا۔ ابھی میں ان بیڑیوں میں چند قدَم ہی چلا ہوں گا کہ وہ بھی خود بخود ٹوٹ کر زمین پر گر پڑیں۔ یہ منظر دیکھ کر سارے لوگ بہت حیران ہوئے اور انہوں نے باہم مشورہ سے ایک راہب کو بلایا اور اسے ساری صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ راہب نے ساری گفتگو سن کر مجھ سے پوچھا: اے نوجوان! کیا تمہاری والدہ زندہ ہے؟ میں نے کہا: ہاں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میری ماں زندہ ہے۔ راہب میری بات سن کر ان لوگوں سے کہنے لگا: اس نوجوان کی والدہ نے اس کے لئے دُعا کی ہے، اس کی دعاؤں نے اس نوجوان کو اپنے حصار میں لے رکھا ہے اور اللہ پاک نے اس کی ماں کی دُعا قبول فرمالی ہے، اب چاہے تم اسے کتنی ہی مضبوط زنجیروں میں قید کرو یہ پھر بھی آزاد ہو جائے گا، لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ اسے آزاد کردو جس کے ساتھ ماں کی دعائیں ہوں اس کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ راہب کی یہ بات سن کر ان رومیوں نے مجھے آزاد کر دیا اور مجھے اسلامی سرحد تک چھوڑ گئے۔ جب اس نوجوان سے وہ دن اور وقت پوچھا گیا جس دن اس کی بیڑیاں ٹوٹی تھیں تو وہ وہی دن تھا جس دن اس کی ماں نے حضرتِ بَقِی بن مَخْلَد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضِر ہو کر دُعا کے لئے عرض کی تھی اور آپ نے اس کے بیٹے کے لئے دُعا کی تھی۔ اسی دن اور اسی وقت نوجوان کو روم میں وہ واقعہ پیش آیا، اس طرح ماں کی دعاؤں اور آپ کی برکت سے اس نوجوان کو رہائی حاصِل ہو گئی۔ [1]

[1] ... عیون الحکایات، الحکایۃ 148، ص 166

دکھ سہتی ہے خوش رہتی ہے پل پل یہ دعائیں دیتی ہے
رورو کر بچھڑے بیٹوں کو اشکوں سے صدائیں دیتی ہے
حالات کے تپتے صحرا میں ٹھنڈی سی ہوائیں دیتی ہے
سینے سے لگا کر بچوں کو تن من کی غذائیں دیتی ہے
اس لیے چل نہ سکا کوئی بھی خنجر مجھ پر | میری شہ رگ پہ مری ماں کی دعا رکھی تھی

صَلُّوا عَلَی الحبیب صلی اللّٰہُ علٰی محمد

حکایت 21: تین شخص اور پہاڑ کی چٹان

حضرتِ ابنِ عمر رضی اللّٰہ عنہما سے مروی ہے کہ رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: 3 شخص کسی راستے سے گزر رہے تھے کہ اچانک بارش شروع ہو گئی۔ انہوں نے پہاڑ کی ایک غار میں پناہ لی اچانک غار کے دہانے پر ایک چٹان آ گری اور وہ لوگ غار میں قید ہو کر رہ گئے۔ وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اپنے وہ نیک اعمال یاد کرو جنہیں تم نے اللّٰہ پاک کی رضا کے لئے کیا تھا، ان کے وسیلے سے دعا کرو شاید اللّٰہ پاک اس چٹان کو ہٹا دے۔ تو ان میں سے ایک نے کہا: اے اللّٰہ! میرے والدین بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے، میں بکریاں چرایا کرتا تھا، جب گھر واپس آتا تو دودھ دوہ کر اپنے بچوں سے پہلے اپنے والدین کو دودھ پلایا کرتا تھا، ایک مرتبہ میں چارے کی تلاش میں نکلا تو واپسی پر مجھے رات ہو گئی جب میں گھر آیا تو اپنے والدین کو سوتے ہوئے پایا، میں نے اپنے معمول کے مطابق دودھ دوہا اور اسے لے کر اپنے والدین کے سرہانے کھڑا ہو گیا۔ میں نے ان کو جگانا مناسب نہ سمجھا اور نہ ہی یہ مناسب سمجھا کہ میں اپنے والدین سے پہلے اپنے بچوں کو دودھ پلاؤں حالانکہ میرے بچے رو رہے تھے۔ میرا اپنے والدین کے ساتھ یہ معاملہ طلوعِ فجر تک رہا۔ یا اللّٰہ! تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل

تیری رضا کے لئے کیا تھا، پس تو ہمارے لئے اس چٹان کو ہٹا دے تاکہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں تو اللہ پاک نے چٹان کو اس قدر ہٹا دیا جس سے وہ آسمان کو دیکھ سکتے۔[۱]

ہر اک بلا سے بچائے ہوئے ہے جو ہم کو | ہمارے سر پہ یہ ماں کی دعا کی چادر ہے

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب صلی اللہ علیٰ محمد

حکایت 22: موسیٰ علیہ السّلام کی والدہ کی دعا

منقول ہے کہ حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام اپنی ماں کی بہت خدمت کیا کرتے تھے، جب کوہِ طُور پر ہم کلام ہونے کے لیے جاتے تو والدہ حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام کے لیے دُعا فرمایا کرتیں: یااللہ! موسیٰ پر رحم فرما، اسے لغزش سے بچا۔ جب آپ کی والدہ محترمہ وفات پا گئیں تو اللہ کریم نے فرمایا: اے موسیٰ بہت احتیاط سے راستہ طے کیا کرو۔ موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کی: یااللہ! ایسے تو نے مجھے کبھی نہیں فرمایا، اللہ کریم نے موسیٰ علیہ السّلام سے فرمایا: پہلے تیری ماں زندہ تھی جب تو طور پر آتا تھا تو وہ تیرے لیے دعا کرتی تھی۔ اب تیرے لئے ماں کی دُعا نہیں ہے اس لیے احتیاط لازمی ہے۔[۲]

ابھی زندہ ہے ماں میری مجھے کچھ بھی نہیں ہو گا
میں گھر سے جب نکلتا ہوں دعا بھی ساتھ چلتی ہے

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب صلی اللہ علیٰ محمد

حکایت 23: ماں کی دعا جنت کی ہوا

حضرت حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ کے مُبارَک زمانے میں ایک نوجوان بڑا گناہ گار تھا، اسے سخت بیماری لاحق ہو گئی اور مرگی کے دورے پڑنے لگے۔ جب کمزوری حد سے بڑھنے لگی تو انتہائی

[۱]... مسلم، ص1124، حدیث:6949
[۲]... مواعظ نعیمیہ، حصہ سوم، ص414

رنج و غم کے عالَم میں بارگاہِ خداوندی میں اس نے التجا کی: یا اللہ! میرے گناہوں سے درگزر فرما، مجھے اس بیماری سے چھٹکارا عَطا فرما، اے میرے مولیٰ! اب میں کبھی بھی گناہ نہ کروں گا۔اس کی دُعا قبول ہوئی اور اللہ پاک نے اسے شِفا عَطا فرمادی۔ لیکن صِحَّت یابی کے بعد وہ پھر گناہوں میں مگن ہو کر پہلے سے زِیادَہ نافرمان ہو گیا۔ اللہ پاک نے دوبارہ اس پر بیماری مُسَلَّط فرما دی۔ ایسے ہی کئی بار ہوا، وہ بیمار ہوتا، توبہ کرتا اور ٹھیک ہو جاتا، مگر ٹھیک ہو جانے کے بعد پھر نافرمانیوں میں مبتلا ہو جاتا۔ یہاں تک کہ پانچویں بار جب وہ گناہوں میں مبتلا ہوا تو حضرت حسن بصری، اَیُّوب سختیانی، مالک بن دینار اور صالح مُرّی رحمۃُ اللہِ علیہم کے پاس سے گزر رہا تھا کہ حضرت حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس سے ارشاد فرمایا: اے نوجوان! اللہ پاک سے اس طرح ڈر گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے۔ اگر تو اسے نہیں دیکھ سکتا، تو یہ مت بھول کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ آپ کی اس نصیحت کا جب کوئی اثر نہ ہوا تو آپ اپنے ساتھیوں کی طرف مُتوجّہ ہوئے اور فرمانے لگے: اللہ کی قسم! اس نوجوان کی موت قریب ہے، موت کے وقت اسے بہت پریشانی ہو گی اور نزع کی سختیاں اسے تنگ کریں گی۔ پھر چند دن بعد اس نوجوان کا بھائی آپ کی خدمت میں حاضِر ہو کر عرض گزار ہوا: اے ابو سعید! میں اسی نوجوان کا بھائی ہوں جسے آپ نے نصیحت فرمائی تھی، میرے بھائی پر موت کے سائے گہرے ہوتے جارہے ہیں، عالَمِ نزع میں وہ سخت مصیبت میں مبتلا ہے۔ چنانچہ حضرتِ حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: آؤ! چل کر دیکھتے ہیں کہ اللہ پاک اس کے ساتھ کیا معاملہ فرماتا ہے! جب آپ نے اس کے دروازے پر دستک دی تو اس کی بوڑھی ماں نے پوچھا: کون ہے؟ فرمایا: حسن۔ آپ کی آواز سن کر وہ بزرگ خاتون بولیں: اے ابو سعید! آپ جیسے نیک شخص کو کیا چیز میرے بیٹے کے پاس کھینچ لائی؟ حالانکہ یہ تو ہمیشہ گناہوں کا مُرتکِب رہا اور حَرام کاموں میں پڑا رہا! فرمایا: محترمہ! آپ ہمیں

اپنے بیٹے کے پاس آنے کی اِجازت دیں، بے شک اللہ پاک گناہوں کو بخشنے والا اور خطاؤں کو مٹانے والا ہے۔ بوڑھی ماں نے اپنے بیٹے کو بتایا کہ حضرتِ حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ دروازے پر کھڑے ہیں اور اندر آنا چاہتے ہیں۔ تو وہ بولا: امی جان! وہ میری عِیادَت کرنے آئے ہوں گے یا پھر زَجر وتَوبیخ کرنے، بہرحال دروازہ کھول دیں۔ جب آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اندر تشریف لائے تو دیکھا کہ نوجوان نزع کی سختیوں میں مبتلا ہے۔ اس پر نااُمیدی اور رَنج و اَلَم کے سائے گھرے ہوتے دیکھ کر آپ نے فرمایا: اے نوجوان! اللہ پاک سے معافی طَلَب کر! بے شک وہ رحیم و کریم پروردگار تیرے گناہوں کو بخش دے گا۔ نوجوان نے کہا: اے ابو سعید! اب وہ میرے گناہوں کو نہیں بخشے گا۔ فرمایا: اے نوجوان! کیا تم اللہ کے لئے بخل ثابِت کرنا چاہتے ہو؟ وہ تو بہت زِیادَہ کریم و جوّاد ہے، اس کی رَحمَت سے مَایُوس کیوں ہوتے ہو؟ عرض کی: اے ابو سعید! میں نے رحیم و کریم اللہ پاک کی نافرمانی کی تو اس نے مجھے بیماری میں مبتلا کردیا، میں نے شِفا طَلَب کی تو اس نے شفا عَطا فرمائی، میں نے پھر نافرمانی کی تو دوبارہ بیماری میں مبتلا ہوگیا۔ پھر معافی طَلَب کی اور صحت یابی کی دُعا مانگی۔ اللہ پاک نے مجھے شفا عَطا فرمادی۔ میں اسی طرح گناہ کرتا رہا اور وہ معاف کرتا رہا۔ اب پانچویں مرتبہ بیمار ہونے پر جب اپنے گناہوں کی معافی طَلَب کی اور صحت یابی کے لئے عرض گزار ہوا تو یہ غیبی آواز سنی: تیری دُعا و مناجات قبول نہیں ہم نے تجھے کئی مرتبہ آزمایا مگر ہر مرتبہ تجھے جھوٹا پایا۔

یہ سن کر حضرتِ حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں سے تشریف لے گئے تو اس نوجوان نے اپنی والدہ سے کہا: اے میری ماں! حضرتِ حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ بھی لگتا ہے میری بخشش سے نا اُمّید ہو گئے ہیں حالانکہ میرا مولیٰ تو گناہوں کو بخشنے والا اور خطاؤں سے درگزر فرمانے والا ہے، وہ اپنے بندوں کی توبہ ضرور قبول فرماتا ہے۔ اے میری پیاری ماں! میری

موت کا وقت قریب ہے، جب سانس اُکھڑنے لگے اور جسم بے جان ہونے لگے، آنکھیں بند ہو جائیں، جسم پیلا پڑ جائے، آواز بند ہو جائے اور روح پرواز کرنے لگے تو میرا گریبان پکڑ کر مجھے گھسیٹنا، میرا چہرہ خاک آلود کر دینا۔ پھر اللہ پاک سے میرے گناہوں کی معافی طَلَب کرنا۔ بے شک وہ رحمٰن ورحیم مولیٰ گناہوں کو بخشنے والا ہے، میں اس کی رحمت سے نااُمّید نہیں۔ اتنا کہہ کر وہ خاموش ہو گیا۔ اس کی بوڑھی ماں نے حسبِ وصیّت اس کے گلے میں رسی ڈال کر گھسیٹا، اس کے چہرے پر مٹی ڈالی۔ پھر اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کئے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں اس طرح فریاد کرنے لگی: اے میرے مولیٰ! میں تجھ سے تیری اُس رحمت کا سوال کرتی ہوں جو تو نے حضرتِ یعقوب علیہ السّلام پر نازِل فرمائی اور ان کے بیٹے کو ان سے ملا دیا، اے میرے مولیٰ! تجھے اسی رحمت کا واسطہ جو تو نے حضرتِ اَیُّوب علیہ السّلام پر نازِل فرمائی اور ان کی آزمائش کو دور فرما دیا، میرے مولیٰ! میرے بیٹے پر بھی رحم فرما، اس کے گناہوں سے در گزر فرما کر اسے بھی معاف فرما دے۔ ابھی اس کی والدہ دعا میں مصروف تھیں کہ یہ آواز آئی: تیرے بیٹے پر اللہ پاک نے رحم فرمایا اور اس کے تمام گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔ اسی طرح ایک آواز حضرتِ حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ کو سنائی دی، کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا: اے ابو سعید! اللہ پاک نے اس نوجوان پر رحم فرما کر اس کے گناہوں کو بخش دیا، اب وہ جنتی ہے۔ چنانچہ حضرتِ حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اس نوجوان کے جنازے میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ [1]

دنیا میں آج مجھ کو بلاؤں کا ڈر نہیں
ہر لمحہ میری ماں کی دعا میرے ساتھ ہے

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمد

[1] ... عیون الحکایات، الحکایۃ 219، ص 214

www.dawateislami.net

ماں کی بد دعا

یاد رکھئے! جہاں والدین کی خدمت کرنا اللہ پاک کو پسند ہے وہیں والدین کی نافرمانی کرنا، ان کو ستانا، ان کا دل دکھانا اللہ پاک کے غضب کو دعوت دینے اور دنیا و آخرت کے برباد ہونے کا سبب ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: سب گناہوں کی سزا اللہ پاک چاہے تو قِیامَت کے لئے اٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی کی سزا جیتے جی پہنچاتا ہے۔[١]

منقول ہے کہ ایک شخص کو اُس کی ماں نے آواز دی لیکن اُس نے جواب نہ دیا اِس پر اُس کی ماں نے اسے بد دُعا دی تو وہ گونگا ہو گیا۔[٢] چنانچہ ذیل میں عبرت حاصل کرنے کے لئے ایسی ہی چند حکایات ذکر کی جا رہی ہیں، جن میں ماں کی بد دعا کا ذکر موجود ہے:

حکایت 24: ماں کی بد دعا اور عبرتناک سزا

ایک بزرگ نے مکۂ معظمہ جانے کا اِرَادہ کیا ان کی ماں ان کے مکہ جانے پر راضی نہ تھی، یہ بزرگ منت و سماجت کے باوُجود انہیں راضی نہ کر سکے اور مکہ جانے کے لیے روانہ ہو گئے ان کی ماں نے گڑگڑا کر بارگاہِ الٰہی میں دعا کی: اے اللہ! میرے بیٹے نے مجھے جدائی کی آگ میں جلایا ہے تو اس پر کوئی عذاب نازِل فرما۔ یہ بزرگ رات کے وقت ایک شہر میں پہنچے تو عِبَادَت کے لیے مَسْجِد میں گئے، اسی رات ایک چور کسی گھر میں داخِل ہوا تو گھر کے مالک کو چور کے آنے کا پتا چلا تو چور مَسْجِد کی طرف بھاگا لوگوں نے اس کا پیچھا کیا وہ چور مَسْجِد کے دروازے کے پاس آ کر غائِب ہو گیا لوگ یہ سمجھ کر کہ وہ مَسْجِد میں ہی گیا ہے اندر چلے گئے وہاں انہوں نے دیکھا کہ یہی بزرگ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں انہیں پکڑ کر حاکم شہر کے پاس لے گئے، حاکم نے ان کے ہاتھ

[١]... مستدرک، 5/217، حدیث: 7345 بتصرف
[٢]... برالوالدین، ص، 79

پیر اور آنکھیں نکالنے کا حکم دیا تو انہوں نے ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے اور آنکھیں نکال دیں اور شہر میں اعلان کیا کہ یہ چور کی سزا ہے تو بزرگ نے فرمایا: یہ مت کہو کہ چور کی سزا ہے بلکہ یہ کہو کہ یہ ماں کی اِجازت کے بغیر طوافِ مکہ کا اِرادہ کرنے والے کی سزا ہے۔ جب لوگوں کو پتا چلا کہ یہ تو ایک بزرگ ہیں اور ان کے حال سے وَاقِف ہوئے تو رونے لگے اور انہیں ان کے عِبَادَت خانے لا کر چھوڑ گئے۔ ان کی ماں اسی عِبَادَت خانے کے اندر یہ دُعا کر رہی تھی: یا اللہ! اگر تُو نے میرے بیٹے کو کسی مصیبت میں مبتلا کر دیا ہے تو اسے میرے پاس لوٹا دے تاکہ میں اسے دیکھ لوں تو بزرگ نے صدا لگائی کہ میں بھوکا مُسَافِر ہوں، مجھے کھانا کھلایئے (نہ بیٹے کو پتا کہ اپنے ہی دروازے پر صدا لگا رہا ہے نہ ماں کو پتا کہ یہ بھوکا مسافر میرا ہی بیٹا ہے) تو ماں نے کہا: دروازے کے پاس آؤ بولے: میرے پاس پیر نہیں میں کیسے آؤں؟ ماں نے کہا: ہاتھ بڑھاؤ۔ انہوں نے کہا: میرے پاس ہاتھ بھی نہیں۔ ان کی ماں نے کہا: اگر سامنے آکر تجھے کھانا کھلاؤں تو میرے اور تیرے درمیان حرمت قائم ہو جائے گی۔ بزرگ بولے: آپ اس کا بھی خوف نہ کریں کیونکہ میری آنکھیں بھی نہیں۔ لہٰذا ان کی ماں ایک روٹی اور کوزے میں ٹھنڈا پانی لے کر آئیں اور انہیں کھلایا پلایا، بزرگ نے اپنی ماں کو پہچان کر اپنا چہرہ ان کے قدموں میں رکھ دیا اور عرض کی: اے ماں! میں آپ کا نافرمان بیٹا ہوں۔ اب ماں بھی پہچان کر رونے لگی اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: یا اللہ! جب حال اتنا برا ہو گیا تو میری اور اس کی روح قبض فرمالے تاکہ لوگوں کے سامنے ہم شرمندہ نہ ہوں۔ ابھی یہ دعا پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ ماں بیٹے دونوں کی روحیں قبض ہو گئیں۔ [1]

حکایت 25: نماز پڑھوں یا ماں کو جواب دوں؟

ماں باپ جب آواز دیں بِلا عُذر جواب میں تاخیر نہ کیجئے، بعض لوگ اِس میں سخت لاپروائی

[1] ...درۃ الناصحین، ص 242

سے کام لیتے ہیں اور جواب میں تاخیر کو بُرا بھی نہیں سمجھتے حالانکہ اگر نَفْل پڑھ رہے ہیں اور ماں باپ کو اس کا عِلْم نہیں تو معمولی طور پر بھی اگر وہ پکاریں تو نَماز توڑ کر جواب دینا ہو گا[1] (بعد میں اس نمازِ نفل کا اعادہ یعنی دوبارہ ادا کرنا واجِب ہے)

جو لوگ والِدَین کی پکار پر خواہ مخواہ بے تَوَجُّہی (No Lift) کا مُظاہَرہ کر کے اُن کا دل دُکھاتے ہیں وہ سخت گنہگار اور عذابِ نار کے حقدار ہیں۔ ماں آخِر ماں ہوتی ہے، بسااَوقات غَلَط فہمی میں بھی اُس کے منہ سے بد دُعا نکل جائے اور اگر قَبولیَّت کی گھڑی ہو تو اولاد آزمائش میں پڑ جاتی ہے، اِس ضِمن میں بخاری شریف سے ایک اِسرائیلی بزرگ کی نہایت عِبرت آموز حِکایت پیشِ خدمت ہے: سلطانِ دو جہان، سرورِ ذیشان صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: بنی اسرائیل میں جُریج نامی ایک شخص تھا، وہ نَماز پڑھ رہا تھا، اُس کی ماں آئی اور اُسے آواز دی لیکن اُس نے جواب نہ دیا۔ کہنے لگا: نَماز پڑھوں یا اس کا جواب دوں؟ پھر اُس کی ماں آئی (اور جواب نہ پا کر اُس نے بد دُعا دی) اے اللہ! اسے اُس وقت تک موت نہ دینا جب تک یہ کسی فاحشہ (یعنی بد چلن) عورت کا منہ نہ دیکھے۔ جُریج ایک دن عِبادت خانے میں تھا، ایک عورت نے کہا: میں اسے بہکا دوں گی، لہٰذا وہ آکر جُریج سے باتیں کرنے لگی لیکن اُس (یعنی جُریج) نے انکار کیا، آخر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دیا۔ چنانچہ اس نے ایک بچّہ جنا اور اُسے جریج سے منسوب کر ڈالا، لوگ جُریج کے پاس آئے، اس کا عِبادت خانہ توڑ کر اسے باہر نِکال دیا اور اسے بُرا بھلا کہا۔ جریج نے وُضو کیا اور نَماز پڑھی پھر اس بچّے کے پاس آیا اور کہا: بچّے! تیرا باپ کون ہے؟ اس نے جواب دیا: فُلاں چرواہا۔ تو لوگوں نے جُریج سے کہا: ہم تمہارا عِبادت خانہ سونے کا بنا دیں گے۔ اس نے کہا: نہیں ویسا ہی مٹّی کا بنا دو۔[2]

[1] ...در مختار مع رد المحتار، 2/514 ماخوذاً

[2] ... مسلم، ص 1059، حدیث: 6508

دل دُکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا | ورنہ ہے اس میں خسارہ آپ کا [1]

حکایت 26:ماں کی بد دعا سے ٹانگ کٹ گئی

واقعی ماں باپ کے حُقُوق سے عُہدہ بر آ ہونا نہایت دُشوار ہے، اِس کیلئے عمر بھر کوشاں رہنا ہو گا اور ماں باپ کی ناراضی سے ہمیشہ بچنا ہو گا۔ جو لوگ ماں باپ کو ستاتے ہیں اُن کا دنیا میں بھی بھیانک انجام ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرتِ علّامہ کمال الدّین دَمیری رحمۃُ اللہِ علیہ نَقْل کرتے ہیں: زمخشری (جو کہ معتزلی فرقے کا ایک مشہور عالِم گزرا ہے اُس) کی ایک ٹانگ کٹی ہوئی تھی، لوگوں کے پوچھنے پر اُس نے انکشاف کیا کہ یہ میری ماں کی بد دُعا کا نتیجہ ہے، قِصّہ یوں ہوا کہ میں نے بچپن میں ایک چِڑیا پکڑی اور اُس کی ٹانگ میں ڈوری باندھ دی، اتفاق سے وہ میرے ہاتھ سے چھوٹ کر اُڑتے اُڑتے ایک دیوار کی دَراڑ میں گھس گئی، مگر ڈَوری باہَر ہی لٹک رہی تھی، میں نے ڈَوری پکڑ کر بے دردی سے کھینچی تو چِڑیا پھڑ کتی ہوئی باہَر نکل پڑی، مگر بے چاری کی ٹانگ ڈوری سے کٹ چکی تھی، میری ماں نے یہ دَردناک منظر دیکھا تو صدمے سے تڑپ اُٹھی اور اُس کے منہ سے میرے لئے یہ بد دُعا نکل گئی: جس طرح تُو نے اِس بے زبان کی ٹانگ کاٹ ڈالی، اللہ پاک تیری ٹانگ کاٹے۔ بات آئی گئی ہو گئی، کچھ عرصے کے بعد تحصیلِ علم کیلئے میں نے بُخارا کا سفر اختیار کیا، راستے میں سُواری سے گر پڑا، ٹانگ پر شدید چوٹ لگی، بُخارا پہنچ کر کافی علاج کیا مگر تکلیف نہ گئی بِالآخر ٹانگ کٹوانی پڑی۔ [2]

دل دُکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا | ورنہ ہے اس میں خسارہ آپ کا [3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمد

---

[1] ...وسائلِ بخشش، ص713

[2] ...حیاۃُ الحیوان الکبریٰ، 2/163

[3] ...وسائلِ بخشش، ص713

حکایت 27: توریت کا خوش الحان قاری

حضرت انس بن مالک رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک جوان تھا، جب توریت شریف پڑھتا تو خوش آوازی کی وجہ سے مرد اور عورتیں سبھی سننے کے لئے گھروں سے باہر نکل آتے۔ یہ جوان شراب پیا کرتا تھا، ایک روز اس کی ماں اسے کہنے لگی: اگر بنی اسرائیل کے نیکوں کو معلوم ہو گیا کہ تو شراب پیتا ہے تو وہ تجھے یہاں سے نکال دیں گے۔ ایک مرتبہ رات کو وہ شراب کے نشے میں گھر آیا اور توریت شریف پڑھنے لگا تو لوگ جمع ہو گئے اس کی ماں نے اس سے کہا: اٹھ وضو کر۔ نشے کی حالت میں اس نے ماں کے چہرے پر مارا جس سے اس کی ایک آنکھ نکل گئی اور ایک دانت ٹوٹ گیا۔ وہ کہنے لگی: خدا تجھ سے کبھی راضی نہ ہو۔ جب صبح ہوئی اور اس نے اپنی ماں کو دیکھا تو کہنے لگا: اے ماں! میں تجھے سلام کرتا ہوں اور اب سے قیامت تک تجھے کبھی نہ دیکھوں گا۔ اس نے جواب دیا: خدا تجھ سے راضی نہ ہو چاہے جہاں مرضی جا۔ وہ پہاڑ میں جا کر خدا کی عبادت میں مشغول ہو گیا اور 40 برس تک عبادت کرتا رہا یہاں تک کہ بہت ضعیف اور کمزور ہو گیا۔ پھر اس نے بارگاہِ ایزدی میں عرض کی: اے مولا کریم! اگر تو نے مجھے بخش دیا ہے تو مجھے بتا دے۔ ہاتف غیبی سے آواز آئی: تیری ماں کی رضا مندی میں ہماری رضا ہے۔ یہ سن کر وہ واپس گیا اور اس نے پکار کر کہا: اے جنت کی چابی! اگر تو بقیدِ حیات ہے تو نہایت خوشی ہے اور اگر تو فوت ہو چکی ہے تو میرے لئے مصیبت ہے۔ اس کی والدہ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ اس نے کہا: میں تیرا بیٹا ہوں۔ ماں نے کہا: خدا تجھ سے راضی نہ ہو۔ اس نے آگے بڑھ کر ماں سے کہا: اے ماں! یہی وہ ہاتھ ہے جس نے تجھے مارا تیری آنکھ نکالی اور تیرا دانت توڑا تھا، اس لئے ہاتھ کو کاٹ ڈالا۔ اس کے بعد اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میرے لئے لکڑیاں جمع کرو اور آگ جلاؤ۔ انہوں نے لکڑیاں جمع کیں اور آگ جلائی وہ اس میں کود پڑا اور اپنے بدن سے

مخاطب ہو کر کہنے لگا: آتشِ دوزخ سے پہلے آتشِ دنیا کا مزہ چکھ لے۔ یہ خبر لوگوں نے اس کی ماں کو دی۔ اس نے آواز دی: اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک! تو کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: آگ کے اندر۔ تب وہ کہنے لگی: اے بیٹا! اللہ پاک تجھ سے راضی ہو۔ حضرت جبریل علیہ السّلام کو اللہ پاک کا حکم ہوا۔ انہوں نے اپنا ایک پر اس کی ماں کی آنکھ اور دانت پر مل دیا اس کی آنکھ اور دانت دونوں جیسے (پہلے) تھے ویسے ہی (درست) ہو گئے۔ پھر اس لڑکے کے جسم پر بھی مَل دیا وہ بھی اللہ پاک کے حکم سے پہلے جیسا تندرست ہو گیا۔ ①

ماں باپ بد دعا دینے سے بچیں

ماں کی نافرمانی کرنے والوں کے کیسے بھیانک انجام ہوئے اور جیتے جی انہیں کیسی کیسی اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا! الامان والحفیظ اِس میں ماں باپ کے نافرمانوں کیلئے جہاں عبرت کی باتیں مذکور ہیں، وہاں ماں باپ کیلئے بھی مقامِ غور ہے، خُصُوصاً وہ مائیں جو بات بات پر اپنی اولاد کو اس طرح کہہ کر کہ تیرا ستیاناس جائے، تو پھٹ پڑے، تجھے کوڑھ نکلے وغیرہ بددعائیں دیتی ہیں ان کو اپنی زَبان قابو میں رکھنی چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ قَبولیَّت کی گھڑی ہو، دُعا قبول ہو جائے اور اولاد کو سچ مُچ "کچھ" ہو جائے اور یوں ماں خود بھی ٹینشن میں آجائے! لٰہٰذا اولاد کو صِرف دعائے خیر سے نوازتے رہنا زِیادَہ مُناسِب ہے۔ حُضُورِ نَبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: تم اپنے آپ نہ اپنی اولاد اور نہ اپنے اَموال کو بددعا دو، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ وہ گھڑی ہو جس میں اللہ کریم سے کسی عطا کا سوال کیا جائے تو وہ تمہاری دعا قبول فرمالے۔ ②

حکایت 28: حضرت علقمہ کی نافرمانی کا انجام

ایک نوجوان صحابی جن کا نام علقمہ تھا، وہ نماز، روزہ اور صَدَقَہ جیسی عبادات کی

① ...نزہۃ المجالس، 1/270

② ...مسلم، ص1226، حدیث: 7515 ملتقطاً

ادائیگی میں حد درجہ کوشش کرتے، بیمار ہوگئے اور ان کا مرض طول پکڑ گیا، انہوں نے اپنی بیوی کو سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمتِ سراپا عَظَمت میں یہ پیغام دے کر بھیجا: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میرے شوہر علقمہ رضی اللہُ عنہ حالتِ نزع میں ہیں، میں نے چاہا کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ان کی حالَت سے آگاہ کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرتِ عمار، حضرتِ بلال اور حضرتِ صہیب رُومی علیہمُ الرّضوان کو بھیجا اور اِرشاد فرمایا: ان کے پاس جائیں اور انہیں کلمۂ شہادَت کی تلقین کریں۔ لہٰذا وہ سب حضرتِ علقمہ رضی اللہُ عنہ کے پاس آئے اور انہیں حالتِ نزع میں پاکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی تلقین کرنا شروع کردی لیکن ان کی زبان اسے ادا نہیں کرپارہی تھی، انہوں نے سیِّدِعالَم، نُورِ مجسَّم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس صورتِ حال عرض کی، تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دَرْیَافت فرمایا: کیا ان کے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! ان کی بوڑھی ماں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک قاصِد کو یہ پیغام دے کر اُن کے پاس بھیجا: اگر آپ میرے پاس آسکتی ہیں تو آجائیں ورنہ گھر میں ہی میرا اِنتِظار کریں یہاں تک کہ میں آجاؤں۔

جب قاصد نے جاکر انہیں یہ بتایا تو وہ کہنے لگیں: میری جان آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر قربان! میرا زِیادَہ حق بنتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضری دوں۔ وہ لاٹھی کے سہارے کھڑی ہوگئی اور دوجہاں کے تاجوَر، سلطانِ بَحروبَر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضِر ہوکر سلام عرض کیا، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بھی سلام کا جواب دینے کے بعد اِرشَاد فرمایا: اے علقمہ کی ماں! تم سچ بولو یا جھوٹ، اللہ پاک کی طرف سے وحی آچکی ہے، آپ کے بیٹے علقمہ کا کیا حال تھا؟ اس نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! وہ بہت زِیادَہ نَماز پڑھنے والا، روزے رکھنے والا اور صدقہ دینے والا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے

دَرْیَافْت فرمایا: تمہارا کیا حال ہے؟ عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں تو اس پر ناراض ہوں۔ پوچھا: کس وجہ سے؟ عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! وہ اپنی بیوی کو مجھ پر ترجیح دیتا اور میری نافرمانی کیا کرتا تھا۔

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشَاد فرمایا: علقمہ کی ماں کی ناراضی نے اس کی زبان کو کلمۂ شَہادَت پڑھنے سے روک دیا ہے۔ پھر اِرشَاد فرمایا: اے بلال! جاؤ اور بہت ساری لکڑیاں اکٹھی کرو۔ اس عورت نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! انہیں کیا کریں گے؟ اِرشَاد فرمایا: علقمہ کو آگ میں جلاؤں گا۔ انہوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میرا دل برداشت نہیں کر سکتا کہ آپ میرے بیٹے کو میرے سامنے آگ میں جلائیں۔ اِرشَاد فرمایا: اے علقمہ کی ماں! اللہ کا عذاب تو اس سے بھی سخت اور ہمیشہ رہنے والا ہے، اگر تجھے یہ پسند ہے کہ اللہ اس کی مغفرت فرمادے تو اس سے راضی ہو جا، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جب تک تم اپنے بیٹے سے ناراض رہو گی اس وقت تک اس کی نَماز، روزہ اور صدقہ اسے نفع نہ دے گا۔ عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں اللہ، اس کے فرشتوں اور یہاں موجود مسلمانوں کو گواہ بناتی ہوں کہ میں اپنے بیٹے علقمہ سے راضی ہو چکی ہوں۔ اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشَاد فرمایا: اے بلال! علقمہ کے پاس جاؤ اور دیکھو کہ کیا وہ (کلمۂ طیبہ) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ پڑھنے لگے ہیں یا نہیں؟ ہو سکتا ہے کہ علقمہ کی ماں نے مجھ سے حَیا کرتے ہوئے وہ بات کہہ دی ہو جو ان کے دل میں نہ ہو۔ حضرتِ بلال رضی اللہُ عنہ تشریف لے گئے اور حضرتِ علقمہ رضی اللہُ عنہ کو گھر کے اندر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ پڑھتے ہوئے سنا تو انہوں نے آکر فرمایا: اے لوگو! بے شک علقمہ کی زبان کو ان کی ماں کی ناراضی نے کلمۂ شَہادَت پڑھنے سے روک دیا تھا اور اب ان کی رضا مندی نے زبان کو آزاد کر دیا ہے۔ پھر اسی دِن

www.dawateislami.net

حضرتِ علقمہ رضی اللہ عنہ وِصال فرما گئے۔

نورکے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لائے اور انہیں غسل دینے اور کفن پہنانے کا حکم اِرشاد فرمایا، پھر ان پر نَماز جنازہ پڑھی اور ان کی تدفین کے وقت تک موجود رہے، پھر ان کی قبر کے کنارے کھڑے ہو کر اِرشاد فرمایا: اے مہاجرین وانصار! جس نے اپنی بیوی کو اپنی ماں پر فضیلت دی اس پر اللہ پاک، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، اللہ پاک اس کے نہ نفل قبول فرمائے گا نہ ہی فرض مگر یہ کہ وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کرے اور اپنی ماں سے اچھا سلوک کرے اور اس کی رضا چاہے، اللہ پاک کی رضا ماں کی رضامندی میں ہے اور اللہ پاک کی ناراضی ماں کی ناراضی میں ہے۔ ①

دنیا میں مقرر ہے ہر اک چیز کی قیمت | ماں تیری محبت کا کوئی دام نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صلی اللہ علیٰ محمد

حکایت 29: کلمہ شہادت نصیب نہ ہو گا

اسی طرح کی ایک اور رِوایَت میں ہے کہ امیر المومنین حضرتِ علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجہَہُ الْکَرِیم فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور سلام کے بعد عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! عبد اللہ بن سلام مرض الموت میں آپ کا آخری دیدار کرنا چاہتے ہیں وہ اب دنیا سے کوچ کر رہے ہیں، یہ سنتے ہی آپ کھڑے ہوئے اور ہم سے فرمایا: تم لوگ بھی کھڑے ہو جاؤ ہم سب اپنے بھائی عبد اللہ سے ملنے کے لیے جائیں گے۔ چنانچہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت عبد اللہ کے سرہانے جا کر فرمایا: پڑھو! اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ

① ...الزواجر عن اقتراف الکبائر، 2/138

وَرَسُوْلُہٗ۔ ان کے کان میں آپ نے 3 بار یہی کلمۂ شہادت پڑھا، وہ نہ پڑھ سکے تو آپ نے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھا اور حضرتِ بلال سے فرمایا: ان کی بیوی سے جا کر پوچھو کہ دنیا میں ان کے اَعمال کیسے تھے اور ان کا مشغلہ کیا تھا؟ حضرتِ بلال رضی اللہُ عنہ نے ان کی بیوی کے پاس جا کر ان کے اَعمال اور مَشْغُولِیَّت کے بارے میں پوچھا: تو انہوں نے بتایا: رسول اللہ کے حق کی قسم! جب سے انہوں نے مجھ سے شادی کی ہے مجھے معلوم نہیں کہ آپ کے پیچھے ان کی کوئی نماز فوت ہوئی ہو اور کوئی دن ایسا نہیں گزرا جس میں انہوں نے کچھ صَدَقَہ و خیرات نہ کیا ہو، ہاں ان کی ماں ان سے ناراض ہیں، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ان کی ماں کو بلوایا، حضرتِ بلال نے ان کی ماں کے پاس جا کر آپ کا پیغام دیا مگر وہ نہ آئیں پھر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے حضرتِ عمر اور حضرتِ علی رضی اللہُ عنہما کو بھیجا یہ حضرات گئے اور انہیں بارگاہِ رِسَالَت میں لائے، ماں نے عبداللہ کو دیکھ کر کہا: اے بیٹے! میں دنیا و آخرت میں کہیں بھی تجھے معاف نہیں کروں گی۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: اے ضعیفہ! اللہ کریم! سے ڈر اور اسے معاف کر دے۔ تو ضعیفہ نے عرض کی: میں اسے کیسے معاف کروں؟ اس نے اپنی بیوی کے لیے مجھے مارا اور گھر سے الگ کر دیا، تکلیف دی اور میری نافرمانی کی۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس کو معاف کر دو تو تمہارا حق میرے ذِمَّہ ہے۔ یہ سن کر وہ راضی ہو گئی اور عرض کرنے لگی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم! آپ اور آپ کے اصحاب گواہ رہیں کہ میں نے اسے معاف کیا۔ پھر جب حضرت عبداللہ سے کلمۂ شہادت پڑھنے کا کہا گیا تو انہوں نے فوراً بلند آواز سے کلمۂ شہادت پڑھا اس کے بعد ان کی روح پرواز کر گئی۔ جب ہم ان کی نمازِ جنازہ پڑھنے اور دفن سے فارِغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے اِرشَاد فرمایا: اے مسلمانو! آگاہ ہو جاؤ کہ جو شخص اپنی ماں کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرے گا اسے دنیا سے کوچ کرتے وقت کلمۂ شہادت پڑھنا نصیب نہ ہو گا۔ [1]

[1] ...درۃ الناصحین، ص 242

حکایت 30: ماں کو خالی ہاتھ لوٹانے کی سزا

امیر المومنین حضرتِ عُمَر فَارُوق اَعْظَم رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک سوداگر تھا ایک دن اس کی ماں اپنے اخراجات کے لیے اس کے پاس کچھ مانگنے آئی تو اس کی بیوی نے کہا: تیری ماں ہر روز یونہی مانگ مانگ کر ہمیں محتاج بنا دینا چاہتی ہے۔ماں یہ سن کر روتے ہوئے چلی گئی اور بیٹے نے بھی اسے کچھ نہ دیا۔ایک مرتبہ یہ شخص تجارَت کا مال لے کر کہیں سَفَر میں جارہا تھا راستے میں ڈاکوؤں نے اس کا سارا مال و اَسْبَاب لوٹ لیا اور اس کا ہاتھ کاٹ کر اسی کی گردن میں لٹکا دیا اور راستے پر خون میں لت پت چھوڑ کر چلے گئے۔کچھ لوگ اس کے پاس سے گزرے تو اسے اٹھا کر اس کے گھر پہنچا دیا، جب اس کے رشتے دار اسے دیکھنے آئے تو اس نے بر ملا اپنے جُرْم کا اعتراف کیا کہ یہ مجھے اپنی ماں کو تکلیف دینے کی سزا ملی ہے اگر میں اپنے ہاتھ سے والدہ کو ایک درہم بھی دے دیتا تو میرا ہاتھ کاٹا جاتا نہ میرا مال چھینا جاتا۔پھر سوداگر کے پاس اس کی ماں آئی تو اس نے کہا: اے بیٹے! تیرے ساتھ دشمنوں کے اس فعل سے مجھے افسوس ہوا ہے، تو بیٹے نے عرض کی: امی جان: میرے ساتھ یہ سب کچھ آپ کو تکلیف دینے کی وجہ سے ہوا ہے آپ مجھ سے راضی ہو جائیے تو ماں نے کہا: اے بیٹے! میں تجھ سے راضی ہوں۔جب صبح ہوئی تو اللہ کریم کی قدرت سے دوبارہ اس کا ہاتھ پہلے کی طرح ہو گیا۔ [1]

خدا کی خدائی میں سب سے جدا ہے | جو یہ روٹھ جائے تو روٹھے خدا ہے
یہ تحفہ ہے قدرت کا درسِ وفا ہے | یہ شب کے اندھیروں میں جلتا دیا ہے
کبھی مجھ کو گھیرا جو رنج و الم نے | میرے واسطے ماں بن گئی دعا ہے

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب صلی اللہ علیٰ محمد

[1] ...درۃ الناصحین، ص 241

www.dawateislami.net

حکایت 31:ماں کو برا بھلا کہنے والے کا انجام

بارگاہِ خداوندی میں توبہ کیجئے اور عافیت کا سوال کیجئے۔ آہ! ماں باپ کی دل آزاری کس قدر رسوائی اور دردناک عذاب کا باعِث ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: عَذَابُ الْقَبْرِحَقٌّ یعنی قبر کا عذاب حق ہے۔ ① کبھی کبھی دنیا میں بھی اس کا منظر دکھا دیا جاتا ہے تاکہ لوگ عبرت حاصِل کریں۔ جیسا کہ حضرتِ امام اصبہانی رحمۃُ اللہِ علیہ وغیرہ سے منقول ہے اور یہی واقعہ حضرتِ ابو العباس اصم رحمۃُ اللہِ علیہ نے حفاظِ حدیث کے ایک اجتماع میں بیان کیا تو ان میں سے کسی نے اس کا انکار نہ کیا۔ حضرتِ عَوّام بن حَوشَب رحمۃُ اللہِ علیہ (جو کہ تبعِ تابعی بزرگ گزرے ہیں اور انہوں نے 148ھ میں وفات پائی) فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں کسی محلے سے گزرا، اُس کے کَنارے پر قبرستان تھا، بعدِ عَصر ایک قبر شَق ہوئی (یعنی پھٹی) اور اُس میں سے ایک ایسا آدمی نکلا جس کا سر گدھے جیسا اور باقی جسم انسان کا تھا، وہ 3 بار گدھے کی طرح رَینکا (یعنی چیخا)، پھر قبر میں چلا گیا اور قبر بند ہو گئی۔ ایک بڑی بی بیٹھی (سُوت) کات رہی تھیں، ایک خاتون نے مجھ سے کہا: بڑی بی کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ کہا: یہ قبر والے کی ماں ہے، وہ شرابی تھا، جب شام کو گھر آتا، ماں نصیحت کرتی کہ اے بیٹے! اللہ پاک سے ڈر، آخِر کب تک اس ناپاک کو پیئے گا! یہ جواب دیتا: تُو گدھے کی طرح رینکتی ہے۔ اِس شخص کا عصر کے بعد انتقال ہوا، جب سے فوت ہوا ہے ہر روز بعدِ عصر اس کی قبر شق ہوتی ہے اور یوں 3 بار گدھے کی طرح چِلّا کر پھر قبر میں سَما جاتا ہے اور قبر بند ہو جاتی ہے۔ ②

ماں باپ اور استاد سب ہیں خدا کی رحمت | ہے روک ٹوک ان کی حق میں تمہارے نعمت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمد

① ...نسائی، ص225، حدیث:1305 ملتقطاً
② ...الترغیب والترہیب، 3/267، حدیث:3833

www.dawateislami.net

بارش کے ہر قطرے پر قبر میں آگ کا انگارا

اللہ کے پیارے، دکھی دلوں کے سہارے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ معظّم ہے: جس نے اپنے والدین کو گالی دی تو آسمان سے زمین پر آنے والے بارش کے ہر قطرے کے بعد اس کی قبر میں آگ کا ایک انگارا اُترے گا۔[1] ایک روایت میں ہے کہ حبیبِ خُدا، مکی مدنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: مِعراج کی رات میں نے کچھ لوگ دیکھے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے تو میں نے پوچھا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: اَلَّذِیْنَ یَشْتُمُوْنَ اٰبَآءَھُمْ وَاُمَّھَاتِھِمْ فِی الدُّنْیَا یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں اپنے باپوں اور ماؤں کو بُرا بھلا کہتے تھے۔[2]

والدین کو گالی دینے والے

بہارِ شریعت جلد 3 صفحہ 552 پر حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہِ علیہ نقل کرتے ہیں: سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: یہ بات کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ آدمی اپنے والِدَین کو گالی دے۔ لوگوں نے عرض کی: کیا کوئی اپنے والِدَین کو بھی گالی دیتا ہے؟ فرمایا: ہاں، اس کی صورت یہ ہے کہ یہ دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے، اور یہ دوسرے کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔[3] یہ حدیثِ پاک نقل کرنے کے بعد حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: صَحابہ کرام علیہمُ الرّضوان جنہوں نے عَرَب کا زمانۂ جاہلیت دیکھا تھا، ان کی سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ اپنے ماں باپ کو کوئی کیوں کر گالی دے گا یعنی (کوئی ماں باپ کو بھی گالی دے سکتا ہے!) یہ بات ان کی سمجھ سے باہَر تھی۔ حُضُور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے بتایا کہ مُراد دوسرے سے

[1] ... کتاب الکبائر للذہبی، ص 48
[2] ... الزواجر عن اقتراف الکبائر، 2/139
[3] ... مسلم، ص 60، حدیث: 263

گالی دلوانا ہے اور اب وہ زمانہ آیا کہ بعض لوگ (بذاتِ) خود اپنے ماں باپ کو گالیاں دیتے ہیں اور کچھ لحاظ نہیں کرتے۔ ①

ماں کی نافرمانی سے مراد

حضرت کعب احبار رحمۃُ اللہِ علیہ سے پوچھا گیا: والدین کی نافرمانی سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: جب اس کا باپ یا ماں اس پر بھروسا کرتے ہوئے قسم کھا لیں تو وہ اسے پورا نہ کرے، جب اسے کوئی کام کرنے کا حکم دیں تو نہ مانے اور جب اس کے پاس امانت رکھیں تو خیانت کرے۔ ②

شیخ تقی الدین سبکی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (کون سا عمل نافرمانی ہے اور کون سا نہیں؟) اس کی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ والدین کو کسی بھی قسم کی تکلیف دینا خواہ کم ہو یا زیادہ، چاہے والدین نے اس کام سے منع کیا ہو یا نہ کیا ہو یہ نافرمانی ہے یا پھر انہوں نے کسی کام کے کرنے کا حکم دیا ہو یا کسی کام سے منع کیا ہو اس میں ان کی مخالفت کرنا نافرمانی ہے بشرطیکہ وہ گناہ کا کام نہ ہو۔ ③ یعنی اگر ماں شریعت کے خلاف کوئی کام کرنے کا حکم دے تو اس حکم کا نہ ماننا نافرمانی نہیں، بلکہ بے ادبی و گستاخی سے بچتے ہوئے اپنی ماں کا ذہن بنائیے کہ وہ خلافِ شریعت کام سے باز آجائے، جیسا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنی والدہ کے ساتھ حسنِ سلوک کرتا تھا اور جب میں نے اسلام قبول کرلیا تو میری ماں نے کہا: اے سعد! یہ تو نے کیا نیا دین اختیار کرلیا ہے؟ تجھے یہ دین چھوڑنا ہوگا، ورنہ میں کچھ کھاؤں گی نہ پیوں گی، یہاں تک کہ مر جاؤں گی اور یوں میری وجہ سے تمہیں عار دلائی جائے گی اور تجھے اپنی ماں کا قاتل کہہ کر پکارا جائے گا۔ یہ سن کر میں نے کہا: امی جان! ایسا نہ کیجئے، میں کسی بھی وجہ سے یہ دین نہیں چھوڑوں گا۔ چنانچہ وہ ایک

۱ ... بہارِ شریعت، حصہ 16، 3/552

۲ ... مصنف عبدالرزاق، 10/162، حدیث: 20300

۳ ... عمدۃ القاری، 15/146 ملخصاً

دن بغیر کچھ کھائے پیے رہیں اور صبح کے وقت کافی تکلیف میں مبتلا تھیں۔ پھر وہ مزید ایک دن رات اسی طرح رہیں تو اس کی تکلیف میں اضافہ ہو گیا۔ جب میں نے یہ دیکھا تو کہا: امی جان! اللہ پاک کی قسم! اگر آپ کی 100 جانیں ہوں اور ایک ایک کر کے سب نکل جائیں، تب بھی میں آپ کے لئے اپنا دین نہیں چھوڑوں گا۔ اب یہ آپ کی مرضی ہے چاہے تو کھائیں یا نہ کھائیں۔ جب آپ کی ماں نے آپ کا ایسا پختہ ارادہ دیکھا تو آخر کھانا کھا لیا۔[1]

اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے، چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ میری ماں اسلام کے دامن سے دُور تھی، میں اسلام کی دعوت دیتا مگر وہ نہ مانتی۔ ایک دن میں نے اپنی والدہ کو دعوتِ اسلام دی تو اس نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان میں ایسی بات کہی جس کو میں سُن نہیں سکتا تھا، میں وہاں سے دوڑا اور آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں روتا ہوا حاضر ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے پوچھا: ابوہریرہ کیا ہوا؟ میں نے ماجرا عرض کر کے عرض کی: یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میری والدہ کے لیے ہدایت کی دعا فرمادیں۔ یہ سُن کر اُمّت پر مہربان، دوجہاں کے سلطان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یوں دعا کی: اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِی هُرَیْرَةَ یعنی یا اللہ! ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا فرما۔ یہ دعا سُن کر میں خوشی خوشی واپس دوڑا اور جب گھر پہنچا تو دروازہ بند تھا، میری والدہ نے میرے پاؤں کی آہٹ سُنی تو زور سے فرمایا: ابوہریرہ! ٹھہر جاؤ! میں کھڑا ہو گیا، مجھے پانی گرنے کی آواز آئی تو میں سمجھ گیا کہ والدہ غسل کر رہی ہیں، انہوں نے غسل کر کے جلدی سے دروازہ کھول کر کہا: اے ابوہریرہ! گواہ ہو جا: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ یہ سُن کر میں واپس خوشی سے روتا ہوا دوڑا اور دربارِ رسالت میں حاضر ہو کر ماجرا عرض کر دیا تو سرکار صلی اللہ

[1] ...تاریخ مدینہ دمشق، 331/20

علیہ واٰلہٖ وسلم نے اللہ پاک کی حمد کی اور فرمایا: بہت اچھا ہوا۔ (1)

ماں کے نافرمان کو فوری سزا

پیاری اسلامی بہنو! یہ بات ہمیشہ یاد رکھئے! خلافِ شریعت باتوں کے علاوہ والدین کی نافرمانی بلاشبہ کبیرہ گناہ اور حرام ہے۔ بلکہ ایک روایت میں تو والدین کی نافرمانی کرنے والے کو ملعون بھی کہا گیا ہے۔ (2) بالخصوص ایک روایت میں ماں کی نافرمانی کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ (3) نیز یہ بھی یاد رکھئے کہ سب گناہوں کی سزا اللہ پاک چاہے تو قیامت کیلئے اٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کے نافرمان کو اس کی سزا مرنے سے پہلے زندگی میں پہنچاتا ہے۔ (4) چنانچہ ایسے کثیر واقعات تاریخ کے اوراق میں درسِ عبرت کے لئے درج ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ماں کے نافرمان کو دنیا میں کیسی کیسی آزمائشوں اور تکلیفوں کا سامنا رہا۔ ان میں سے چند ایک مثالیں گزشتہ صفحات میں بیان ہو چکی ہیں، مزید ایسی ہی ایک پر تاثیر حکایت پیشِ خدمت ہے:

حکایت 32: ماں کی نافرمانی کی سزا

حضرت مالک بن دینار رحمۃُ اللہِ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حج کے موسم میں مَیں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کی اتنی کثرت تھی کہ انہیں دیکھ کر تعجب ہوتا تھا۔ میرے دل میں یہ خواہش اُبھری کہ کاش! کسی طرح مجھے معلوم ہو جائے کہ ان لوگوں میں سے بارگاہِ خداوندی میں کون مقبول ہے تاکہ اس کو مبارک دوں اور جس کے متعلق معلوم ہو کہ یہ مردود ہے اور اس کا حج قبول نہیں تو اس کو نیکی کی دعوت دوں اور اس کے لئے دعا کروں۔ جب رات کو سویا تو خواب میں کسی کہنے والے نے کہا: اے مالک بن دینار! تُو حاجیوں اور

(1) ... مسلم، ص1039، حدیث:6396

(2) ... معجم اوسط، 6/199، حدیث:8497

(3) ... بخاری، 2/111، حدیث:2408 ماخوذاً

(4) ... مستدرک للحاکم، 5/217، حدیث:7345

عمرہ کرنے والوں کے بارے میں فکر مند ہے؟ تو سن! اس مرتبہ اللہ پاک نے ہر چھوٹے بڑے، مرد و عورت، سفید و سیاہ رنگت والے، عربی و عجمی، الغرض ہر حج و عمرہ کرنے والے کو بخش دیا ہے لیکن ایک شخص کی مغفرت نہیں کی گئی، اللہ پاک اس شخص سے سخت ناراض ہے، اس کا حج اس کے منہ پر مار دیا گیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں: اس خواب کے بعد میری جو حالت ہوئی اسے اللہ پاک ہی بہتر جانتا ہے۔ میں نے یہ گمان کرلیا کہ وہ مغضوب شخص شاید میں ہی ہوں اور اللہ پاک مجھ سے ناراض ہے۔ میں بہت پریشان رہا۔ سارا دن اسی غم اور فکر میں گزر گیا پھر دوسری رات تھوڑی دیر کے لئے آنکھ لگی تو پھر مجھے اسی طرح کا خواب نظر آیا اور ایسی ہی غیبی آواز سنائی دی اور کہا گیا: اے مالک بن دینار! تُو وہ نہیں جس کا ذکر کیا جارہا ہے بلکہ وہ تو خراسان کا ایک شخص ہے جو بلخ شہر میں رہتا ہے، اس کا نام محمد بن ہرون بلخی ہے، اللہ پاک اس سے شدید ناراض ہے، اس کا حج مردود ہے اور اس کے منہ پر مار دیا گیا ہے۔ فرماتے ہیں: صبح میں خراسان سے آئے ہوئے حاجیوں کے قافلے میں گیا اور ان سے محمد بن ہرون بلخی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: مرحبا! اس نیک شخص کو کون نہیں جانتا! اس سے بڑھ کر عابد و زاہد پورے خراسان میں کوئی نہیں۔ فرماتے ہیں کہ مجھے ان لوگوں کی زبانی یہ سب سن کر بڑا تعجب ہوا کیونکہ خواب میں معاملہ اس کے برعکس تھا۔ بہر حال میں نے ان سے پوچھا: اس وقت وہ شخص کہاں ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ وہ 40 سال سے مسلسل دن کو روزے رکھتا اور رات بھر عبادت کرتا رہتا ہے، اگر آپ اسے تلاش کرنا چاہتے ہیں تو مکہ مکرمہ کے کسی ٹوٹے پھوٹے مکان میں تلاش کیجئے وہ ایسی ہی جگہوں میں ملے گا۔ یہ معلوم ہونے کے بعد میں مکہ شریف کے ویران علاقے میں اسے ڈھونڈنے لگا۔ بالآخر ایک دیوار کے پیچھے ایک شخص کو دیکھ کر پہچان لیا کہ یہی ابنِ ہرون ہے۔ اس کا سیدھا ہاتھ کٹا ہوا تھا جسے اس نے سوراخ کرکے زنجیر کی مدد سے گردن سے لٹکایا ہوا تھا۔ اسی طرح اس نے اپنے قدموں میں بھی بیڑیاں ڈال رکھی تھیں، وہ مشغولِ عبادت تھا لیکن جب اس نے میرے

قدموں کی آہٹ سنی تو وہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: اے اللہ پاک کے بندے! تُو کون ہے اور کہاں سے آیا ہے؟ میں نے بتایا کہ میرا نام مالک بن دینار ہے اور میں بصرہ کا رہنے والا ہوں۔ تو وہ بولا: اے مالک بن دینار! میرے پاس کس لئے آئے ہیں؟ اگر میرے مُتَعَلِّق کوئی خواب دیکھا ہے تو بیان کیجئے۔ میں نے کہا: مجھے تمہارے سامنے وہ خواب بیان کرتے ہوئے شرم محسوس ہو رہی ہے۔ تو وہ کہنے لگا: اے مالک بن دینار! جو خواب دیکھا ہے بیان کیجئے اور شرم محسوس نہ کیجئے۔ فرماتے ہیں: بالآخر مَیں نے اسے خواب سنایا تو وہ کافی دیر تک روتا رہا، پھر کہنے لگا: اے مالک بن دینار! مسلسل 40 سال سے حج کے موقع پر میرے بارے میں اسی طرح کا خواب کسی نیک بندے کو دکھایا جاتا ہے اور اسے بتایا جاتا ہے کہ میں جہنمی ہوں۔

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تیرے اور اللہ پاک کے درمیان کوئی بہت بڑا گناہ حائل ہے؟ بولا: ہاں! میرا گناہ زمین و آسماں اور عرش و کرسی سے بھی بڑا ہے۔ میں نے کہا: مجھے اپنا وہ گناہ بتاؤ تاکہ میں لوگوں کو اس کے اِرتکاب سے بچاؤں اور انہیں اس گناہ سے ڈراؤں جس کی سزا تم بھگت رہے ہو۔ تو وہ کہنے لگا: میں شراب کا عادی تھا، ایک مرتبہ اپنے ایک شرابی دوست کے پاس خوب شراب پی، جب نشے کی حالت میں گرتا پڑتا گھر پہنچا اور دروازہ کھٹکھٹایا تو میری زوجہ نے دروازہ کھولا۔ گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ میری والدہ تنور میں لکڑیاں ڈال کر آگ جلا رہی تھیں اور آگ خوب بھڑک رہی تھی۔ میری والدہ نے جب مجھے نشے کی حالت میں دیکھا تو میری طرف آئیں، میں لڑکھڑا کر گرنے لگا تو انہوں نے مجھے تھام لیا اور بولیں: آج شعبانُ المعظم کا آخری دن ہے اور رمضان المبارک کی پہلی رات شروع ہونے والی ہے، لوگ صبح روزہ رکھیں گے اور تیری صبح اس حالت میں ہوگی کہ تُو شراب کے نشے میں ہوگا! کیا تجھے اللہ پاک سے حیا نہیں آتی؟ یہ سن کر مجھے غصہ آگیا اور میں نے ایک گھونسا اپنی والدہ کے سینے پر مارا اور اسے اُٹھا کر جلتے ہوئے تنور میں ڈال دیا، میں اس وقت نشے میں تھا اور

میرے ہوش و حواس بحال نہ تھے، جب میری زوجہ نے یہ دردناک منظر دیکھا تو اس نے مجھے دھکیل کر ایک کوٹھڑی میں بند کر دیا اور باہر سے کنڈی لگا دی تاکہ پڑوسی میری آواز نہ سن سکیں اور انہیں معاملے کی خبر نہ ہو۔ صبح جب ہوش آیا تو دیکھا کہ دروازہ بند تھا۔ زوجہ کو دروازہ کھولنے کے لیے آواز دی۔ تو اس نے بڑے سخت لہجے میں انکار کر دیا۔ میں نے پوچھا: اتنی ناراض کیوں ہو؟ آخر میں نے ایسی کون سی خطا کی ہے؟ وہ بولی: تُو نے اتنی بڑی خطا کی ہے کہ تُو اس لائق ہی نہیں کہ تجھ پر رحم کیا جائے۔ میں نے پھر پوچھا: آخر بات کیا ہے؟ مجھے بھی تو معلوم ہو کہ میں نے کیا کیا ہے؟ پھر جب اس نے یہ بتایا کہ میں نے اپنی ماں کو جلتے ہوئے تنور میں ڈال کر مار ڈالا ہے اور اب وہ جل کر کوئلہ بن چکی ہے۔ تو مجھ سے نہ رہا گیا اور میں نے دروازہ اُکھاڑ پھینکا اور تنور کی طرف لپکا، دیکھا تو میری والدہ جل کر کوئلہ ہو چکی تھیں۔ شدتِ غم میں اُلٹے قدموں ٹوٹے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا، اپنا ہاتھ جس سے میں نے اپنی ماں کو گھونسا مارا تھا، چوکھٹ پر رکھا اور کاٹ ڈالا، پھر لوہا گرم کر کے اس ہاتھ کی ہڈی میں سوراخ کیا اور اس میں زنجیر ڈال کر گلے میں لٹکا لیا، اس کے بعد اپنے دونوں پاؤں میں بھی بیڑی ڈال لی اور سب مال و متاع راہِ خدا میں لُٹا دیا۔ اب مسلسل 40 سال سے میری یہ حالت ہے کہ دن میں روزہ رکھتا اور ساری ساری رات عبادت کرتا ہوں، 40 دن کے بعد کھانا کھاتا ہوں، وہ بھی صرف اِفطاری کے وقت تھوڑا سا پانی اور کوئی معمولی سی چیز کھالیتا ہوں۔ ہر سال حج کرنے آتا ہوں اور ہر سال کسی عالم و زاہد کو میرے متعلق ایسا ہی خواب دکھایا جاتا ہے جیسا آپ کو دکھایا گیا ہے، یہ ہے میری ساری داستانِ عبرت نشان۔

حضرت مالک بن دینار رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ سن کر میں نے اس سے کہا: اے منحوس انسان! قریب ہے کہ جو آگ تجھ پر نازِل ہونے والی ہے وہ ساری زمین کو جلا ڈالے۔ پھر میں وہاں سے ایک طرف ہو گیا اور ایک جگہ چھپ گیا تاکہ وہ مجھے نہ دیکھ سکے۔ جب اس نے محسوس کیا کہ میں جا چکا ہوں تو وہ ہاتھ اٹھا کر کچھ یوں مناجات کرنے لگا: اے غموں اور مصیبتوں کو دور

کرنے والے! اے مجبور اور پریشان حال لوگوں کی دعائیں قبول کرنے والے! اے میری اُمیدوں کی لاج رکھنے والے! اے گہرے سمندروں کو پیدا کرنے والے! اے میرے پاک پروردگار! اے وہ ذات جس کے دستِ قدرت میں تمام بھلائیاں ہیں! میں تیری رضا چاہتا اور ناراضی سے پناہ مانگتا ہوں، تُو اپنے عفو وکرم کے صدقے مجھے عذاب سے محفوظ رکھ اور مجھے اپنی ناراضی سے بچا۔ اے میرے پاک پروردگار! میں کما حقہ تیری تعریف نہیں کر سکتا، تُو ایسا ہی ہے جیسا کہ تُو نے اپنی تعریف خود بیان فرمائی، اے میرے رحیم وکریم اللہ! تُو میری اُمیدوں کی لاج رکھ لے، بے شک میں تجھ سے تیری رحمت کا طالب ہوں۔ (مجھے یقین ہے) کہ تُو میری دعا کو رد نہیں کرے گا، میں صرف تجھ ہی سے دعا کرتا ہوں۔ اے اللہ! موت سے پہلے مجھے اپنی رضا کی خوش خبری سنا کر اپنے عفو وکرم کی ایک جھلک دکھادے۔ فرماتے ہیں: اس کی یہ رِقّت انگیز مناجات سن کر میں لوٹ آیا۔ پھر رات کو نیند آئی تو دل کی آنکھیں کھل گئیں اور خواب میں مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے مالک بن دینار! تُو لوگوں کو اللہ پاک کی رحمت اور اس کے عفو وکرم سے مایوس مت کر، یقیناً اللہ پاک محمد بن ہرون کے افعال سے باخبر ہے اور اس نے اس کی دُعا قبول فرما کر اس کی لغزشوں اور خطاؤں کو مُعاف فرمادیا ہے، صبح اس کے پاس جانا اور اس سے کہنا: بیشک اللہ پاک میدانِ محشر میں تمام اولین وآخرین کو جمع فرمائے گا، اگر کسی سینگ والے جانور نے بغیر سینگ والے جانور کو مارا ہوگا تو اس کو بدلہ دلوائے گا اور ذرے ذرے کا حساب لے گا۔ اللہ پاک فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں ذرے ذرے کا حساب لوں گا اور اگر کسی نے ذرہ بھر بھی ظلم کیا ہوگا تو مظلوم کو ظالم سے اس کا حق دلواؤں گا۔ اے ابنِ ہرون! کل قیامت کے روز اللہ پاک تجھے اور تیری ماں کو اکٹھا کرے گا، تیرے متعلق جہنم کا فیصلہ ہوگا۔ فرشتے تجھے مضبوط زنجیروں میں جکڑ کر

جہنّم کی طرف دھکیل دیں گے، پھر تُو دنیوی تین دن رات کے برابر جہنم کی آگ کا مزہ چکھے گا کیونکہ اللہ پاک فرماتا ہے: میرے ذمۂ کرم پر ہے کہ میرا جو بندہ بھی ناحق کسی جان کو قتل کرے گا یا شراب پیئے گا تو میں اسے جہنّم کی آگ کا مزہ ضَرور چکھاؤں گا اگرچہ وہ برگزیدہ کیوں نہ ہو۔ اے ابنِ ہرون! پھر اللہ پاک تیری ماں کے دل میں تیرے لئے رحم ڈالے گا اور اس کے دل میں یہ بات ڈال دے گا کہ وہ اللہ پاک سے یہ سوال کرے: یااللہ! میرے بیٹے کو بخش دے۔ پھر اللہ پاک تجھے، تیری والدہ کے حوالے کردے گا اور وہ تیرا ہاتھ پکڑ کر تجھے جنت میں لے جائے گی۔ فرماتے ہیں: صبح ہوئی تو میں فوراً ابنِ ہرون کے پاس گیا اور اپنا پورا خواب کہہ سنایا۔ بخدا! خواب سن کر وہ جھوم اُٹھا اور اس کی روح اس طرح اس کے تن سے جدا ہوئی جیسا کہ پتھر کو جب پانی میں ڈالا جائے تو وہ آسانی سے ڈوب جاتا ہے۔ پھر اس کی تجہیز و تکفین کا انتظام کیا گیا اور میں نے اس کے جنازے میں شرکت کی۔[1]

جس نے ماں کا ادب بہ دل ہے کیا	وہ کبھی نہ ذلیل و خوار ہوا
تم کو مل جائے گی بہشت بریں	ماں سی نعمت جہاں میں کوئی نہیں

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب صلی اللہ علیٰ محمد

ماں کا ادب

پیاری اسلامی بہنو! اپنے والدین خصوصاً ماں کا ادب بجالایئے کہ اس کی اطاعت میں ہی عافیت و نجات ہے، اس سے کسی صورت پیچھے نہ ہٹئے، خواہ ماں کیسی بھی ہو کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں: جب ماں کو نظر بھر کر دیکھنا بھی عبادت ہے تو اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا عالم کیا ہو گا۔[2] چنانچہ ماں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور اس کی خدمت بجالانے کی کئی

[1] ... عیون الحکایات، ص 135

[2] ... برالوالدین، الجزء الثانی، ص 49

احادیثِ مبارکہ میں بھی تاکید مروی ہے۔ ان میں سے صرف تین روایات پیشِ خدمت ہیں:

حضرت اسماء بنتِ ابی بکر رضی اللہُ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے عہدِ مبارک میں میری مشرکہ ماں میرے پاس آئی تو میں نے حضور سے عرض کی: میری بے دین ماں آئی ہے، میں اس سے کیسا سلوک کروں؟ ارشاد ہوا: اچھا سلوک کرو۔ ①

اسی طرح ایک روایت میں ہے: بندے پر سب سے زیادہ حق اس کی ماں کا ہے۔ ②

ایک روایت میں ہے کہ ماں کی خدمت کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ جنت اس کے قدم کے پاس ہے۔ ③

ماں کی خدمت اور ہمارے بزرگانِ دین

ہمارے بزرگانِ دین ماں کا کس قدر ادب بجالاتے تھے، اس کی چند مثالیں ملاحظہ کیجئے:

- مشہور تابعی بزرگ حضرت طَلْق رحمۃُ اللہِ علیہ اُس مکان کی چھت پر تعظیماً نہ چلتے جس کے نیچے ان کی والدہ ہوتیں۔ ④
- حضرت خواص رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک جنگل بیابان میں اچانک اپنے پہلو میں ایک بزرگ کو دیکھ کر میں حیران ہو گیا اور جب ان سے پوچھا کہ وہ کون ہیں؟ تو وہ بولے: میں خضر ہوں۔ میں نے عرض کی: مجھ پر اس کرم کا کیا سبب ہے جو آپ نے مجھے اپنی زیارت سے مشرف فرمایا ہے؟ ارشاد فرمانے لگے: تمہارا اپنی والدہ سے نیک سلوک کرنا۔ ⑤
- حضرت رفاعہ بن ایاس رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حارس عُکلی رحمۃُ اللہِ علیہ کو دیکھا کہ وہ اپنی والدہ ماجدہ کے جنازے میں حد درجہ رو رہے تھے۔ چنانچہ جب ان سے اس

[۱]...بخاری، 2/182، حدیث: 2620

[۲]...مستدرک، 5/208، حدیث: 7326 ملخصاً

[۳]...مسند امام احمد، 5/290، حدیث: 15538 ملتقطا

[۴]...برالوالدین، ص 78

[۵]...نزہۃ المجالس، 1/262

www.dawateislami.net

کی وجہ پوچھی گئی تو وہ فرمانے لگے: میں آج کیوں نہ روؤں!! آج مجھ پر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ بند کر دیا گیا ہے۔ (۱)

- حضرت حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ سے کسی نے پوچھا: میں شام کو قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کر رہا ہوتا ہوں اور ادھر میری ماں رات کے کھانے پر میرا انتظار کر رہی ہوتی ہے، (لہٰذا میں کھانا کھاؤں یا قرآن سیکھوں؟) ارشاد فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ کھانا کھاؤ کہ اس سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی، ایسا کرنا میرے نزدیک تمہارے نفل حج سے بھی بہتر ہے۔ (۲)
- حضرت ابنِ حسن تمیمی رحمۃُ اللہِ علیہ کے متعلق منقول ہے کہ ایک مرتبہ ایک بچھو کو مارنے لگے تو وہ ایک سوراخ میں گھس گیا، آپ نے اپنے ہاتھوں سے وہ سوراخ بند کرنے کے لئے جب اپنی ایک انگلی اس سوراخ میں ڈالی تو بچھو نے آپ کو ڈنک مار دیا۔ چنانچہ جب آپ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمانے لگے: ایسا میں نے اس لئے کیا تھا کہ کہیں یہ گھر میں موجود میری والدہ کو نہ ڈنک مار دے۔ (۳)
- حضرت حَیْوَہ بن شریح رحمۃُ اللہِ علیہ کا شمار مشہور ائمہ و علما میں ہوتا ہے، بسا اوقات یہ لوگوں کے جھرمٹ میں انہیں پڑھانے میں مشغول ہوتے کہ اچانک ان کی والدہ ماجدہ انہیں پکارتیں: حیوہ! یہ مرغی تو ذبح کر دینا۔ چنانچہ آپ لبیک کہتے ہوئے فوراً پڑھانا چھوڑ کر اپنی والدہ کا حکم بجالاتے۔ (۴)

ماں نہ ہو تو کیا کرے؟

والدین بالخصوص ماں بلاشبہ اللہ پاک کا ایک عظیم احسان ہے، اگر کسی کی ماں نہ ہو تو وہ کیا

[۱]...بر الوالدین، الجزء الثانی، ص 48
[۲]...بر الوالدین، الجزء الثانی، ص 48
[۳]...وبالوالدین احسانا، ص 11
[۴]...وبالوالدین احسانا، ص 11

www.dawateislami.net

کرے؟ چنانچہ اس حوالے سے حضرتِ عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم! میں نے بہت بڑا گناہ کر لیا ہے تو کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ ارشاد فرمایا: کیا تیری ماں ہے؟ عرض کی: نہیں۔ ارشاد فرمایا: کیا تیری کوئی خالہ ہے؟ عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: اس سے اچھا سلوک کرو۔[۱] شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ خالہ ماں کے حکم میں ہوتی ہے۔[۲]

پیاری اسلامی بہنو! اپنی ماں کی خدمت کیجئے اور جنت پائیے۔ نیز یاد رکھئے! اگر آج آپ نے اپنی ماں کے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کیا تو کل آپ جب ماں بنیں گی تو اپنی اولاد سے اچھے سلوک کی توقع مت کیجئے گا۔ کیونکہ یہ دنیا مکافاتِ عمل ہے اور والدین سے کی جانے والی زیادتی کا حساب تو اسی دنیا میں ہی لے لیا جاتا ہے۔ جیسا کہ امام اصمعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے انہیں بتایا کہ ایک بستی سے گزرتے ہوئے اس نے شدید گرمی کے موسم میں جب اونٹ بھی ستا رہے ہوتے ہیں، ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ وہ پانی کے ڈول بھر بھر کر کھیتوں کو سیراب کر رہا تھا، نیز اس بوڑھے شخص کے گلے میں ایک رسی تھی جسے ایک نوجوان نے پکڑ رکھا تھا اور وہ کوڑے سے اس بوڑھے شخص کو پیٹ بھی رہا تھا۔ چنانچہ اس شخص نے نوجوان سے کہا: کیا ایک بوڑھے شخص کے ساتھ ایسا سلوک کرنے پر تجھے خدا سے کچھ خوف نہیں؟ تو وہ بولا: یہ میرا باپ ہے۔ آپ اس معاملے میں خاموش ہی رہئے، کیونکہ یہ اپنے والد کے ساتھ ایسا کرتا تھا اور وہ اپنے والد کے ساتھ ایسا کرتا تھا۔[۳]

باپ زینہ ہے جو لے جاتا ہے اونچائی تک | ماں دعا ہے جو صدا سایہ فگن رہتی ہے

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب صلی اللہُ علٰی محمد

[۱]...ترمذی، 3/362، حدیث: 1911
[۲]...اشعۃ اللمعات، 4/116
[۳]...وبالوالدین احسانا، ص 23

ماخذ و مراجع

#	کتاب	مطبوعہ
1	قرآن مجید	❀❀❀❀❀
2	کنز الایمان	مکتبۃ المدینہ کراچی
3	ابن ماجہ	دار المعرفہ
4	احیاء العلوم	دار صادر بیروت
5	احیاء العلوم	مکتبۃ المدینہ
6	اشعۃ اللمعات	کوئٹہ
7	بخاری	دار الکتب العلمیہ
8	البدایۃ والنہایہ	دار الفکر
9	بر الوالدین	مؤسسۃ الکتب الثقافیہ
10	بہار شریعت	مکتبۃ المدینہ
11	تاریخ بغداد	دار الکتب العلمیہ
12	تاریخ مدینہ دمشق	دار الفکر
13	الترغیب والترہیب	دار الفکر
14	ترمذی	دار الکتب العلمیہ
15	تفسیر الصاوی	کوئٹہ
16	حجۃ اللہ علی العالمین	مرکز اہلسنت برکاتِ رضاہند
17	حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیہ
18	حیوۃ الحیوان الکبریٰ	دار الکتب العلمیہ
19	درمختار	دار المعرفہ
20	درۃ الناصحین	دار احیاء الکتب العربیہ
21	الزواجر عن اقتراف الکبائر	دار المعرفہ
22	سمندری گنبد	مکتبۃ المدینہ
23	سیر اعلام النبلاء	دار الفکر
24	شعب الایمان	دار الکتب العلمیہ
25	عجائب القرآن	مکتبۃ المدینہ
26	عظمت والدین	مکتبہ نبویہ لاہور
27	عمر رفتہ	❀❀❀❀❀
28	عیون الحکایات	دار الکتب العلمیہ
29	فیضانِ محدثِ اعظم	مکتبۃ المدینہ
30	کتاب الکبائر	پشاور
31	اللہ والوں کی باتیں	مکتبۃ المدینہ
32	ماں باپ کا مقام	مکتبہ اہل سنت
33	ماں تسکینِ جاں	اکبر بک سیلر
34	مراٰۃ المناجیح	نعیمی کتب خانہ
35	مستدرک	دار المعرفہ
36	مسلم	دار الکتاب العربی
37	مسند الشہاب	مؤسسۃ الرسالہ
38	مسند امام احمد	دار الفکر
39	مشکاۃ المصابیح	دار الکتب العلمیہ
40	مصنف عبد الرزاق	دار الکتب العلمیہ
41	مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات	دار الکتب العلمیہ
42	معجم اوسط	دار الفکر
43	معجم صغیر	دار الکتب العلمیہ
44	المنتظم	دار الکتب العلمیہ
45	مواعظ نعیمیہ	مکتبہ اسلامیہ لاہور
46	نزہۃ المجالس	دار الکتب العلمیہ
47	نسائی	دار الکتب العلمیہ
48	والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق	مکتبۃ المدینہ
49	وبالوالدین احسانا	❀❀❀❀❀
50	وسائل بخشش	مکتبۃ المدینہ
	❀❀❀❀❀	❀❀❀❀❀

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
ماں کی دعا	1	حکایت 19:ماں باپ کی دعا اور بنی اسرائیل کی گائے	29
درود شریف کی فضیلت	1		
حکایت 1:ماں کی رضا خدا کی رضا	1	حکایت 20:میری ماں زندہ ہے	31
والدین کی خدمت	2	حکایت 21: تین شخص اور پہاڑ کی چٹان	34
مقبول حج کا ثواب	3	حکایت 22:موسیٰ علیہ السّلام کی والدہ کی دعا	35
حکایت 2:بیٹی کے انتظار نے مار ڈالا	5	حکایت 23:ماں کی دعا جنت کی ہوا	35
حکایت 2:ماں کی خدمت پر بخشش کا پروانہ	7	ماں کی بد دعا	39
جنت پانے کا آسان ذریعہ	7	حکایت 24:ماں کی بد دعا اور عبرتناک سزا	39
باپ کا حق زیادہ ہے یا ماں کا؟	9	حکایت 25: نماز پڑھوں یا ماں کو جواب دوں؟	40
ماں کا حق کتنا ہے؟	12	حکایت 26:ماں کی بد دعا سے ٹانگ کٹ گئی	42
حکایت 3 تا 5:پھر بھی ماں کا حق ادا نہ ہوا	12	حکایت 27:توریت کا خوش الحان قاری	43
ہمارے اسلاف اور ماں کی خدمت	14	ماں باپ بد دعا دینے سے بچیں	44
ماں کی دعا جلد قبول ہونے کا سبب	16	حکایت 28:حضرت علقمہ کی نافرمانی کا انجام	44
حکایت 6:ماں کی دعا سے عالمِ دین	17	حکایت 29:کلمہ شہادت نصیب نہ ہو گا	47
حکایت 7:ماں کی دعا سے محدث	18	حکایت 30:ماں کو خالی ہاتھ لوٹانے کی سزا	49
حکایت 8:محدث اعظم کی ماں کی دعا	19	حکایت 31:ماں کو برا بھلا کہنے والے کا انجام	50
حکایت 9:بادل کی سواری	19	بارش کے ہر قطرے پر قبر میں آگ کا انگارا	51
حکایت 10:جنّت کا ساتھی	20	والدین کو گالی دینے والے	51
حکایت 11:سمندری گنبد	21	ماں کی نافرمانی سے مراد	52
حکایت 12:سلطان المشائخ اور ماں کی دعا	22	ماں کے نافرمان کو فوری سزا	54
حکایت 13:خواجہ باقی باللہ اور ماں کی دعا	24	حکایت 32:ماں کی نافرمانی کی سزا	54
حکایت 14:ماں کی دعا سے فقیہِ عصر	24	ماں کا ادب	59
حکایت 15:نابینا بیٹے کی بینائی لَوٹ آئی	27	ماں کی خدمت اور ہمارے بزرگانِ دین	60
حکایت 16، 17:بیٹا زندہ ہو گیا	27	ماں نہ ہو تو کیا کرے؟	61
حکایت 18:بغیر حج کے حاجی	29	فہرست	64

حدیثِ قدسی

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! جس نے ہنس ہنس کر گناہ کئے میں اسے رُلا رُلا کر جہنم میں ڈالوں گا اور جو میرے خوف سے روتا رہا میں اسے خوش کر کے جنت میں داخل کروں گا۔ ٭ اے ابنِ آدم! کتنے ہی مالدار ایسے ہیں جو روزِ قیامت محتاجی و مفلسی کی تمنا کریں گے ٭ کتنے بے رحم ایسے ہیں جنہیں موت ذلیل ورسوا کر دے گی ٭ کتنی شیریں چیزیں ایسی ہیں جنہیں موت تلخ کر دے گی ٭ نعمتوں پر کتنی خوشیاں ایسی ہیں کہ جنہیں موت گدلا کر دے گی ٭ کتنی خوشیاں ایسی ہیں جو اپنے بعد طویل غم لائیں گی۔

(مجموعہ رسائل الامام الغزالی، الموعظۃ الثامنۃ والثلاثون، ص622)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net